عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۵ | ۱۹ تا ۲۵ شوال ۱۴۱۷ھ بمطابق ۲۸ تا ۶ مارچ ۱۹۹۷ء | شمارہ نمبر ۹

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اور نوبل انعام

ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کی تاقیامت بقاء کا راز

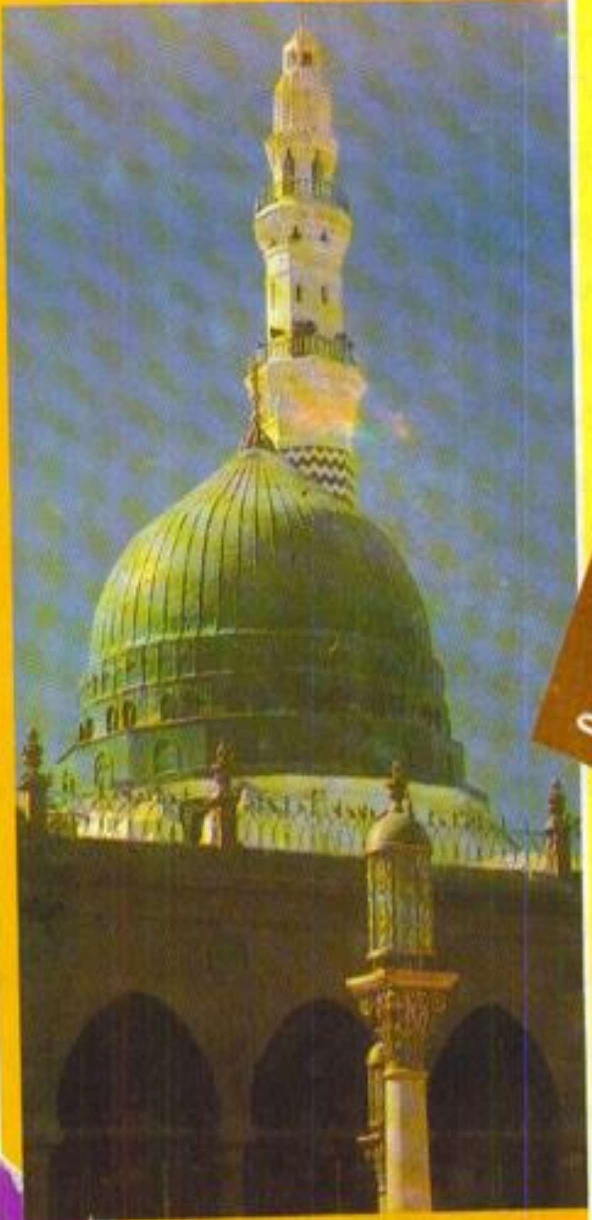

نواز شریف! اسلامی حکمرانی کی مثال قائم کرنے کی ضرورت ہے

میں مسلمان کیسے ہوئی؟

نومسلم جرمن خاتون کے تاثرات

موجودہ کھیلوں میں شرکت اور اس کے نقصانات

چند حروف غیر مسلم کے نام

قیمت: ۵ روپے

قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی ہی (نعوذباللہ) محمد رسول اللہ ہیں

س..... اخبار جنگ میں "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے زیر عنوان آپ نے مسلمان اور قادیانی کے کلمہ میں کیا فرق ہے' مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریر کا حوالہ دے کر لکھا ہے کہ:

"یہ مسلمانوں اور قادیانوں کے کلمہ میں دوسرا فرق ہے کہ مسلمانوں کے کلمہ شریف میں "محمد رسول اللہ" سے آنحضرت ﷺ مراد ہیں اور قادیانی جب محمد رسول اللہ کہتے ہیں تو اس سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد ہوتے ہیں"

مکرم جناب مولانا صاحب! میں خدا کے فضل سے احمدی ہوں اور اللہ کو حاضر و ناظر جان کر حلفیہ کہتا ہوں کہ میں جب کلمہ شریف میں محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں تو اس سے مراد آنحضرت ﷺ ہی ہوتے ہیں۔ "مرزا غلام احمد قادیانی" نہیں ہوتے۔ اگر میں اس معاملہ میں جھوٹ بولتا ہوں تو اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں اور تمام مخلوق کی طرف سے مجھ پر ہزار بار لعنت ہو اور اسی یقین کے ساتھ یہ بھی کہتا ہوں کہ کوئی احمدی کلمہ شریف میں "محمد رسول اللہ" سے مراد بجائے آنحضرت ﷺ کے "مرزا غلام احمد قادیانی" نہیں لیتا۔ اگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو اسی طرح حلفیہ بیان اخبار جنگ میں شائع کروائیں کہ در حقیقت احمدی لوگ (یا آپ کے قول کے مطابق قادیانی) کلمہ شریف میں "محمد رسول اللہ" سے مراد آنحضرت ﷺ نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں۔ اگر آپ نے ایسا حلف شائع کروا دیا تو سمجھا جائے گا کہ آپ اپنے بیان میں مخلص ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے گا کہ کون اپنے دعویٰ یا بیان میں سچا اور کون جھوٹا ہے اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو ظاہر ہو جائے گا کہ آپ کے بیان کی بنیاد' خلوص' دیانت اور تقویٰ پر نہیں بلکہ یہ محض ایک کلمہ گو جماعت پر افتراء اور اتہام ہو گا جو ایک عالم کو زیب نہیں دیتا۔

نوٹ...... اگر آپ اپنا حلف شائع نہ کرسکیں تو میرا یہ خط شائع کردیں تاکہ قارئین کو حقیقت معلوم ہوسکے؟

ج...... نامہ کرم موصول ہو کر موجب سرفرازی ہوا۔ جناب نے جو کچھ لکھا میری توقع کے عین مطابق لکھا ہے۔ مجھے یہی توقع تھی کہ آپ کی جماعت کی نئی نسل جناب مرزا صاحب کے اصل عقائد سے بے خبر ہے اور جس طرح عیسائی تین ایک' ایک تین' کا مطلب سمجھے بغیر اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ساتھ ہی توحید کا بھی بڑے زور شور سے اعلان کرتے ہیں۔ کچھ یہی حال آپ کی جماعت کے افراد کا بھی ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ "محمد رسول اللہ" سے مرزا صاحب کو نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ ہی کی ذات عالی کو مراد لیتے ہیں اور یہ کہ اگر آپ ایسا عقیدہ رکھتے ہوں تو فلاں فلاں کی ہزار لعنتیں آپ پر ہوں۔ مگر آپ کے مراد لینے نہ لینے کو میں کیا کروں مجھے تو یہ بتایئے کہ میں نے یہ بات بے دلیل کہی یا مدلل؟ اور اپنی طرف سے خود گھڑ کر کہہ دی ہے یا مرزا صاحب اور ان کی جماعت کے حوالوں سے؟ جب میں ایک بات دلیل کے ساتھ کہہ رہا ہوں تو مجھے قسمیں کھانے کی کیا ضرورت؟ اور اگر قسموں ہی کی ضرورت ہے تو میری طرف سے اللہ تعالیٰ "انک لرسول اللہ" کی قسمیں کھانے والوں کے مقابلے میں "انہم لکاذبون" کی قسم کھا چکا ہے۔

میرے بھائی! بحث قسموں کی نہیں' عقیدے کی ہے جب آپ کی جماعت کا لٹریچر پکار رہا ہے کہ مرزا صاحب "محمد رسول اللہ" ہیں' وہی رحمۃ للعالمین' وہی ساقی کوثر ہیں' انہی کے لئے کائنات پیدا کی گئی' انہی پر ایمان لانے کا سب نبیوں سے (بشمول محمد رسول اللہ ﷺ کے) عہد لیا گیا ہے' اور مصطفیٰ اور مرزا میں سرے سے کوئی فرق ہی نہیں بلکہ دونوں بعینہٖ ایک ہیں وغیرہ وغیرہ اور اس پر بس نہیں بلکہ یہ بھی فرمایا جاتا ہے کہ مرزا صاحب چونکہ بعینہٖ محمد رسول اللہ ہیں اس لئے ہمیں کسی اور کلمے کی ضرورت نہیں۔ ہاں! کوئی دوسرا آتا تو ضرورت ہوتی اور پھر اسی بنیاد پر پرانے محمد رسول اللہ ﷺ کے ماننے والوں کو منہ بھر کر کافر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ وہ نئے محمد رسول اللہ کے منکر ہیں تو فرمایئے کہ آپ کے ان سب عقائد کو جاننے کے باوجود میں کس دلیل سے تسلیم کرلوں کہ آپ نئے محمد رسول اللہ کا نہیں بلکہ اسی پرانے محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ اگر جناب کو میرے درج کردہ حوالوں میں شبہ ہو تو آپ تشریف لا کر ان کے بارے میں اطمینان کرسکتے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

جلد ۱۵ شمارہ ۴۰
۱۹ تا ۲۵ شوال ۱۴۱۷ھ
بمطابق ۲۸ تا ۶ مارچ ۱۹۹۷ء

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

اس شمارے میں

- جناب نواز شریف صاحب! اسلامی حکمرانی کی مثال قائم کرنے کی ضرورت ہے — ۴
- ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے تاقیامت بقاء کا راز — ۶
- ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اور نوبل انعام — ۸
- حیات عیسیٰ علیہ السلام — ۱۰
- موجودہ برہنہ کھیلوں میں شرکت اور اسکے نقصانات — ۱۳
- چند حروف غیرت مسلم کے نام — ۱۷
- فتنہ قادیانیت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات — ۱۹
- میں کیسے مسلمان ہوئی ـــ نومسلم جرمن خاتون کے تاثرات — ۲۱
- کلید بیت اللہ اور حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ — ۲۲
- اکابرین امت پر قادیانی دجل کی مشقیں — ۲۳
- تبصرہ کتب — ۲۵

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199

مجلس ادارت
- مولانا عزیز الرحمن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی — مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: مولانا اللہ وسایا
سرکولیشن منیجر: محمد انور
قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
ٹائیٹل و تزئین: ارشد دوست محمد، محمد فیصل عرفان

زر تعاون
سالانہ: ۲۵۰ روپے — ششماہی: ۱۲۵ روپے — سہ ماہی: ۶۵ روپے

بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۴۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ اور ایشیائی ممالک ۴۰ امریکی ڈالر

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش نمبر ۹-۷۸۷ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان فون 514122-583486، فیکس 542277

ناشر: عبدالرحمن باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ بزرٹہ لائن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب نواز شریف صاحب! اسلامی حکمرانی کی مثال قائم کرنے کی ضرورت ہے؟

۱۷ فروری ۹۷ء کو وزیر اعظم نواز شریف کو قومی اسمبلی کے ۱۷۷ ارکان نے اعتماد کا ووٹ دے کر قائد ایوان منتخب کیا اس طرح ۳ فروری کے انتخابات کے نتیجے میں پاکستان کی وزارت عظمیٰ کا تاج نواز شریف کے سر پر رکھ کر قوم کی باگ ڈور کی بھاری اور عظیم ذمہ داری کا منصب سونپا گیا۔ اسی دن سہ پہر نواز شریف نے دوسری مرتبہ وزیر اعظم کے عہدے کا حلف اٹھایا۔

۱۸ فروری کو آئین پاکستان کی رو سے وزیر اعظم نواز شریف نے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے لئے جب اپنے آپ کو ایوان کے روبرو پیش کیا تو ایوان کے ایک سو اکیاسی ارکان نے ان پر اعتماد کا اظہار کیا۔ غالباً ”پی پی پی واحد جماعت تھی جس نے وزیر اعظم نواز شریف کو نہ قائد ایوان کے لئے اور نہ ہی اعتماد کے طور پر ووٹ دیا۔ اس طرح نواز شریف اس وقت ملک کی بھاری اکثریت کے ساتھ اقتدار پر تشریف فرما ہیں۔ اس لئے ان کی خدمت عالیہ میں چند گزارشات پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

حکمرانی اور اقتدار کا اصل مالک رب کائنات ہے اور اقتدار اعلیٰ صرف اور صرف اسی ذات کے ساتھ خاص ہے۔ اسلام قبول کرنے والا ایماندار شخص ہر وقت اپنے آپ کو رب کائنات کے سامنے جواب دہ سمجھتا ہے اور اپنے ہر ہر عمل کو کرتے وقت یہ سوچتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے سامنے اس عمل کو جواب دینا ہوگا خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک بوڑھی کی شکایت پر کہا۔ اے اماں! عمر کو کیا پتہ ‘بڑھیا نے جواب دیا۔ اگر عمرؓ کو رعایا کا پتہ نہیں چلتا تو پھر خلیفہ کیوں بنا تھا؟! ایک اور مرتبہ آپ نے اپنے کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا ”اے عمر! اگر فرات کے کنارے ایک کتا بھی بھوک سے مرگیا تو قیامت کے دن اس کے بارے میں سوال ہوگا اسلامی مملکت کی حکمرانی پھولوں کی سیج نہیں بلکہ بھاری ذمہ داری ہے۔ رب کائنات کی خلافت اور نیابت ہے ‘رب کائنات کے احکامات کے نفاذ کے لئے انتخاب ہے۔ عیش و عشرت اور اعزاز و اکرام اور پروٹوکول کا نام نہیں۔ بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ‘ خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اتباع اور اطاعت کا نام ہے۔ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب منصب خلافت پر سرفراز ہوئے اور سیدنا صدیق اکبرؓ کی وصیت ان کے سامنے پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت صدیق اکبرؓ پر رحم فرمائے۔ بعد میں آنے والوں کو مشکلات میں ڈال گئے۔“

ایک مرتبہ ایک صحابی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مہمان ہوئے۔ بغیر چھنے ہوئے آٹے کی موٹی روٹی نگلنا بھی مشکل۔ عرض کیا یا امیر المومنینؓ! آٹا تو چھنوا لیا ہوتا فرمایا ”کیا میری رعایا کا ہر فرد چھنا ہوا آٹا کھاتا ہے؟“ اگر تمام رعایا کو دستیاب نہیں تو عمرؓ کے لئے کیسے جائز ہوگا۔ قحط کے زمانے میں آپؓ نے غلہ کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔

جناب نواز شریف صاحب اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذاتی دولت بھی بہت عطا کی ہے ‘دسیوں فیکٹریوں کے آپ مالک ہیں ‘آپ کا ذوق بھی بہت اونچے درجے کا ہے ‘آپ کا بود و باش بھی بہت اعلیٰ وارفع ہے۔ آپ دنیا کے صف اول کے پوشاک پہننے والوں میں شامل ہیں۔ آپ کا محل خوبصورتی کا مرقع ہے لیکن یہ تمام اوصاف آپ کی ذاتی ملکیت کے لحاظ سے اگرچہ جواز کے زمرے میں آتے ہیں لیکن اب آپ جس منصب پر فائز ہیں اس میں آپ کے لئے یہ خوش پوشاکی یا عیش و عشرت سرکاری مال سے کسی صورت میں روا نہیں۔ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ہی واقعہ آپ کے لئے کافی ہوگا:

> ”زمانہ خلافت میں آپ نے غلام کو کہا۔ ایک گرم چادر لے آؤ اس نے پانچ درہم کی سستی ترین چادر خرید کر خدمت میں پیش کی۔ قیمت پوچھ کر فرمایا۔ اتنی مہنگی ‘کوئی سستی تجھے نہ مل سکی۔ خادم آپ کی کیفیت پر ہنسنے لگا۔ فرمایا کیوں ہنستے ہو؟ عرض کیا حضرت آپ جب خلیفہ نہیں تھے تو آپ کی رہن سہن اور پوشاک پر پورا مدینہ منورہ ناز کرتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ نے چادر منگوائی۔ پانچ سو درہم کی سب سے اعلیٰ چادر پیش کی تو آپ نے ناک منہ چڑھا لیا اور کہا۔ اتنی کم قیمت اور سخت چادر میں پہنوں گا۔ آج پانچ درہم کی چادر آپ کو مہنگی لگ رہی ہے“۔

جناب نواز شریف صاحب! پہلے ان کا ذاتی مال تھا۔ آج خلیفہ کی حیثیت سے بیت المال کا حساب دینا تھا۔

خلیفہ بنتے ہی بیوی کو بلا کر کہا کہ تیرا تمام مال بیت المال کا ہے اگر واپس کرتی ہو تو ٹھیک ورنہ تیرا میرا راستہ جدا۔ بیوی بھی عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی تھی فوراً سب کچھ واپس کردیا۔ خلیفہ کی وفات کے بعد جب دوسرے خلیفہ بنے اور مال واپس کرنا چاہا تو غیور بیوی نے کہا۔ جب خلیفہ کی زندگی میں نہیں لیا تو اب اس مال کی کیا حیثیت۔

محترم نواز شریف! آج کا دور اسلامی حکمرانوں سے ان مثالوں کا متقاضی ہے تاکہ پورا یورپ ان مثالوں کو دیکھ کر اسلام قبول کرلے۔ آج اسلام عملی طور پر کہیں نظر نہیں آتا۔ اس لئے مغرب سوال کرتا ہے کہ وہ اسلام جو کتابوں اور تاریخوں میں ہے کہاں ہے؟ اس کی عملی شکل دکھادو پھر اسلام قبول کرلیں گے۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے اسلامی کانفرنس میں آپ کے مربی جنرل ضیاء الحق مرحوم سے یہی کہا تھا۔ اس وقت بدقسمتی یہ ہے کہ ہم کوئی اسلامی ریاست مغرب کے سامنے نمونہ کے طور پر پیش نہیں کرسکتے۔ آپ ایک خطہ میں نفاذ شریعت کردیں۔ انشاء اللہ پورا مغرب اس کو دیکھ کر اسلام قبول کرلے گا۔

ہم ہفت روزہ "ختم نبوت" کے ان صفحات کے ذریعے آپ کی خدمت میں یہی گزارشات پیش کریں گے کہ صدر محترم ضیاء الحق صاحب تو اس وعدہ کو پورا نہ کرسکے' آپ کو پوری قوم نے بھاری اعتماد دیا ہے۔ آپ اگر اس مملکت پر احسان کرکے "لاالہ الااللہ" کی حکومت قائم کردیں اور محمد رسول اللہ کی شریعت نافذ کردیں تو عالم اسلام پر آپ کا عظیم احسان ہوگا ورنہ .... ع۔ داستان تک نہ ہوگی تیری داستانوں میں۔

نفاذ شریعت کے بعد دوسری چیز سادگی اور قناعت ہے۔ بدقسمتی سے تمام حکمران سادگی اور قناعت کا درس قوم کو دیتے ہیں اور خود ان کی فقر اور غربت پر عیاشی کرتے ہیں۔ اس روایت کو ختم ہونا چاہئے۔ ایک ہزار ڈالر قوم سے طلب کرنا خود اپنا مال و متاع پہلے ملک پر قربان کرے تو پھر قوم کتنی قربانی دے گی یہ تو تاریخ ہی بتاسکے گی۔ پہلے خود نیکی کریں۔ پھر قوم کو نیکی کی تلقین کریں۔ طے کرلیں کہ قرض نہیں لینا۔ تمام قرضہ ادا کرنا ہے۔ بھوکا رہنا ہے لیکن کاسہ گدائی نہیں پھیلانا۔ دیکھئے قوم کس طرح ساتھ دیتی ہے ضروریات زندگی کے علاوہ تمام سامان تعیش پر پابندی عائد کردیں۔ اللہ تعالیٰ کا قانون نافذ کردیں۔ انشاء اللہ رب کائنات کی مدد نازل ہوگی۔

نفاذ شریعت کے عمل کے ساتھ دشمنان اسلام کا قلع قمع کرنا بھی ضروری ہے۔ یہ آستین کے سانپ ہمارے ملک کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہیں ان میں سے صف اول میں قادیانی ہیں۔ ۲جنوری کو مرزا طاہر قادیانیوں کے سربراہ نے اعلان کیا کہ "ضیاء الحق مرحوم ہماری بددعاؤں سے ہلاک اور ذلیل ہوئے اور اگر حکمرانوں نے روش نہیں بدلی اور ہمارے خلاف فیصلہ واپس نہ لیا تو تمام علماء اور حکمران اسی طرح ذلیل و تباہ ہوں گے"۔ ایسے ملک دشمن اور دین دشمن لوگوں کے ساتھ رعایت کرنا اسلام سے محبت نہیں اسلام سے دشمنی ہے۔ جناب فاروق لغاری صاحب سے اپنی تین ماہی کمزوری میں بہت سے ایسے اقدامات ہوچکے ہیں جس سے ان دین دشمنوں کو بہت تقویت پہنچی ہے (خدا کرے صدر فاروق لغاری صاحب اپنے اس گناہ کی تلافی کریں) اس میں سرفہرست قادیانی شخص کی وزیر کی حیثیت سے سندھ میں تقرری ہے۔ ظفر اللہ قادیانی کی برطرفی کے ۴۶سال بعد یہ جرأت کی گئی ہے۔ احتجاج کے باوجود ممتاز بھٹو اور صدر فاروق احمد خان لغاری نے وزیر کو برطرف نہیں کیا بلکہ مسلمانوں پر مقدمات بنائے۔ یہ روایت قادیانیوں کو تقویت پہنچانے کے مترادف ہے۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس صدر ضیاء الحق مرحوم کے دور میں اور آئینی ترمیم ۷۴ء میں منظور ہوچکی ہے۔ آپ صرف ایک قانون پاس کردیں۔ غیر مسلم اقلیت کی فہرست میں نام درج کرانے والے افراد پاکستانی شہریت کا حق نہیں رکھتے اور نہ ہی کلیدی آسامیوں پر فائز ہوسکتے ہیں۔ اس ترمیم کے بعد قادیانی مجبور ہوں گے کہ وہ اپنا نام اپنی فہرست میں درج کرائیں۔ عیسائی' پارسی' سکھ' ہندو' یہودی اگر ووٹر لسٹ میں بھی نام درج نہ کرائیں تو ووٹ کے حق دار نہیں۔ قادیانی غیر مسلم فہرست میں نام درج نہ کرانے کے باوجود ہر منصب پر بیٹھ کر مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہیں یہ منطق سمجھ میں نہیں آتی۔ خدارا ایسی ترمیم کراویں کہ جو غیر مسلم اقلیت اپنے نام ووٹر لسٹ میں درج نہ کرائے اس کو پاکستانی شہریت کا حق نہیں۔ نگراں حکومت نے وزارت داخلہ کے کسی افسر سے سرکاری سفارت خانوں کو نوٹیفکیشن جاری کردیا کہ قادیانیوں کو احمدی لکھا جائے قادیانی نہ لکھا جائے۔ اس پر احتجاج ہوا تو کہا گیا کہ نوٹیفکیشن واپس لے لیا گیا۔ لیکن تاحال اس نوٹیفکیشن کا اجراء نہیں ہوا۔ جس کی وجہ سے قادیانیوں سے متعلق آئینی ترمیم اور امتناع قادیانیت آرڈیننس غیر موثر ہوکر رہ گیا ہے۔ آپ سب سے پہلے تحقیقات کرائیں' یہ جعلی اور خلاف آئین آرڈیننس کس نے جاری کیا اور اس کو اس جرم کی سزا دی جائے اور فوری طور پر نیا نوٹیفکیشن جاری کیا جائے تاکہ قادیانیوں کے پاسپورٹ میں "قادیانی" جلی طور پر تحریر کیا جائے۔ اسی طرح شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے اور ہر شناختی کارڈ میں مسلمان' قادیانی' ہندو' سکھ وغیرہ لکھا جائے تاکہ قادیانی دھوکہ دے کر مسلم ممالک میں نہ جاسکیں۔ اسی طرح سابقہ بے نظیر دور حکومت میں قادیانیوں کو تعلیمی ادارے واپس کئے جارہے تھے۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں میں سخت اضطراب تھا۔ اس فیصلے کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔ فوج اور حساس اداروں میں بھی قادیانیوں کی تعیناتی کو فوری طور پر منسوخ کیا جائے۔ قادیانیوں سے متعلق قومی اسمبلی کی تاریخی کارروائی کو اردو اور انگریزی میں شائع کرکے ان سفارت خانوں میں بھیجی جائے اور مرزا طاہر کے پروپیگنڈہ کا سرکاری طور پر جواب دیا جائے۔ جنرل ضیاء الحق مرحوم کے متعلق مرزا طاہر نے جو ریمارکس دیئے ہیں اس پر اس کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ اسلم قریشی کے اغواء کے سلسلے میں درج مقدمہ میں مطلوب مرزا طاہر کو برطانیہ حکومت کے ذریعہ پاکستان بلاکر اس پر مقدمہ چلایا جائے۔

○ افغانستان میں اسلامی حکومت جنرل ضیاء الحق مرحوم کا دیرینہ خواب تھا۔ نفاذ شریعت کے عمل میں افغانستان کا امن بھی مضمر ہے اور طالبان کی حکومت اور تمام طلباء مجاہدین پاکستان میں تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے پاکستان کے سب سے زیادہ حامی ہیں اس لئے اس حکومت کا استحکام افغانستان ہی کی نہیں پاکستان کی بھی ضرورت ہے۔ اے این پی کے ساتھ معاہدہ کی وجہ سے افغانستان کے معاملہ میں معمولی سی بھی غلطی بہت بڑے نقصان کا سبب بنے گی۔ ہماری معلومات کے مطابق جمعیت علماء اسلام نے آپ کی حمایت کا فیصلہ اس لئے کیا ہے کہ طالبان کے سلسلے میں سابقہ پالیسی کو برقرار رکھا جائے۔ برائے کرم اس سلسلے میں آپ بہت ہی سنجیدگی اور متانت کے ساتھ علماء کرام کے موقف کو سن کر اس کی حمایت کریں اگر افغانستان میں نفاذ شریعت ہوگیا اور اسلامی مملکت قائم ہوگئی تو بہت سے آزادی حاصل کرنے والے مسلمانوں کو تقویت حاصل ہوگی۔ اسی طرح کشمیر کے مسئلہ میں بھی بہت ہی متانت اور تدبر کی ضرورت ہے۔ کہیں یاسر عرفات والی کہانی یہاں نہ دہرائی جائے۔ آپ نے پہلے جس طرح بوسنیا کے مسلمانوں کی حمایت کی تھی سوڈان کے مسلمان اس وقت اسی طرح حمایت کی ضرورت محسوس کررہے ہیں اس سلسلے میں پاکستان کی حمایت بہت ضرورت ہے۔ باقی باتیں انشاء اللہ آئندہ۔

اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب فرمائے اور نفاذ شریعت کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

خاتم المرسلین ﷺ کی امت کی تاقیامت بقاء کا راز

امت محمدیہ ﷺ رنگ و نسل اور وطن کے قیود سے آزاد ہے۔ عرب، عجم، ایران، توران، ایشیاء، یورپ اور امریکہ، دنیا کے ہر خطہ اور ہر ملک، ہر رنگ اور ہر نسل کا اس سے تعلق ہے۔ یہ اس امت کی ایسی خصوصیت ہے جو اس سے پہلے کسی امت کو نصیب نہیں ہوئی۔ مختلف المزاج اقوام کے اس قافلے نے کتاب و سنت کو رہنما بنا کر اپنے ۱۴سو برس میں اس قدر صعوبتیں برداشت کی ہیں جن کی نظیر سابقہ امتوں میں بحیثیت مجموعی نہیں مل سکتی، سنگلاخ اور پر پیچ وادیوں کو طے کرنے کے علاوہ جیسے رہزنوں سے اسے واسطہ پڑا ہے اور جتنے ڈاکے اس پر ڈالے گئے ہیں اور باوجود اس کے جس طرح اس نے اپنی متاع عزیز کی حفاظت کی اور اپنے وجود کو باقی رکھا وہ اپنی جگہ پر نہ صرف یہ کہ دنیا کی تاریخ میں بے نظیر واقعہ ہے بلکہ ایک حیرت انگیز اور تحیر خیز معجزہ بھی ہے۔ ہلاکت خیز سیلابوں نے اس سے سر ٹکرایا اور اپنا سر پھوڑ کر پسپا ہو گئے۔ بلاخیز طوفانوں

اور دین حق پر قائم رہنا بہ نسبت امت محمدیہ کے "طبعاً" آسان تھا، مگر ہوا کیا؟ وہ دین حق پر اندرونی اور بیرونی حملوں کی تاب نہ لاسکیں اور اس کی آزمائش میں پوری نہ اتر سکیں، بلکہ وہ خاتم النبیین ﷺ کی بعثت سے کئی صدیاں پہلے ہی اپنے دین کو بالکل گم کر کے اور اپنی کتاب اور سنت انبیاء سے ہاتھ دھو کر بحیثیت امت اپنا وجود ختم کر چکی تھیں۔ آج صرف یہودیت اور نصرانیت کا نام موجود ہے، مگر صحیح معنوں میں امت تو کیا ساری دنیا میں کوئی فرد ایسا نہیں نکل سکتا جسے صحیح معنی میں

ایئر کموڈور (ر) غلام نبی

یہودی یا نصرانی کہا جاسکے؟

قرآن مجید اور سنت محمدیہ ﷺ کا اعجاز دیکھو کہ یہ امت جس کے آغوش رحمت میں پوری دنیا کی قومیں پرورش پا رہی ہیں اور رنگ، نسل اور مزاج کے اختلافات اس پرورش میں ذرہ برابر بھی مانع نہیں ہوتے، سینکڑوں آزمائشوں اور ہزاروں رائیگاں

اسے دعوت گمراہی دی مگر اس نے کسی طرف توجہ نہ دی۔

یہ خارجی حملے تھے، داخلی دشمنوں کی سازشیں اس سے بڑھ کر تھیں۔ منافقوں کے ایک گروہ نے خاتم النبیین ﷺ کی عظمت کو گھٹانے اور آنحضور ﷺ کے ساتھ امت کی وفاداری کو متزلزل کرنے کے لئے نئے عقیدے سامنے لا کر ختم نبوت کے عقیدے پر پشت کی جانب سے وار کرنے کی کوشش کی لیکن امت محمدیہ ﷺ کی وفاداری میں ذرا برابر بھی فرق نہ آیا۔ جھوٹے مدعیان نبوت سے اسے بکثرت واسطہ پڑا، مگر اس نے ان کے لغویات پر کان بھی نہ دھرا، صرف اتنا ہوا کہ امت کے وہ افراد جن کے دل نفاق کے زہر سے مسموم و ماؤف ہو چکے تھے اور جو امت کے جسم کے فضلات یا خبیث مادے اور بدگوشت کی حیثیت رکھتے تھے، مفسدوں اور فتنہ انگیزوں کے دام فریب میں مبتلا ہو کر امت سے خارج ہو گئے، لیکن بحیثیت

وابستگی اور زیادہ قوی ہوگئی۔

امم سابقہ میں چونکہ ختم نبوت کا عقیدہ نہیں تھا اور نہ ہو سکتا تھا' اس لئے اپنے نبی اور اپنی کتاب کے ساتھ ان کی وابستگی اور وفاداری اس قدر مستحکم اور قوی نہ تھی' نہ ہو سکتی تھی۔ انہوں نے جس طرح ہادیوں کی اتباع کی اسی طرح رہزنوں کی آواز پر بھی لبیک کہا۔ یہاں تک کہ اپنی کتابیں بھی گم کردیں اور اپنے انبیاء کی سنت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں اس طرح اجتماعی خودکشی کرکے صفحہ ہستی سے مٹ گئیں۔

امت محمدیہ کی خاتم الکتب اور خاتم النبیین ﷺ سے وفاداری اور امم سابقہ کی بے وفائی دونوں باتیں اجتماعی نفسیات کے صحیح اور یقینی اصول پر مبنی ہیں اور ان کا راز ختم نبوت کے عقیدے میں پنہاں ہے۔ یہ نتیجہ بالکل واضح ہے کہ اس امت کی بقاء اس کے عقیدہ ختم نبوت سے وابستہ ہے۔

بقائے امت کے ساتھ اس عظیم الشان اور اہم عقیدے کے گہرے اور قوی تعلق پر ایک دوسرے پہلو سے بھی نظر کیجئے' ایک جانی اور مانی ہوئی حقیقت ہے کہ اپنی کتاب اور اپنے نبی کریم ﷺ کی سنت کی حفاظت اور بقا کے لئے جیسی کوشش اور جیسا اہتمام امت محمدیہ نے کیا ہے اس کی نظیر بلکہ اس کی چوتھائی کی نظیر بھی کسی امت اور کسی قوم میں نہیں مل سکتی' جس کا اثر یہ ہے کہ کتاب و سنت اس طرح محفوظ ہیں کہ گویا آج ہی محمد رسول اللہ ﷺ نے یہ امانت ہمارے سپرد فرمائی ہے' اپنے ذہن سے پوچھئے کہ امت کی اس خصوصیت کی وجہ کیا ہے؟ کیا امم سابقہ مثلاً "یہود و نصاریٰ کو اپنی کتابیں اور اپنے انبیاء عزیز نہ تھے؟ پھر کیا وجہ ہے کہ انہوں نے اس کا چوتھائی اہتمام بھی ان کے تحفظ کے لئے نہ کیا؟ اس کا جواب بھی یقیناً" آپ کو عقیدہ ختم نبوت کے جلی عنوان کے تحت ملے گا۔ دوسری امتوں نے یہ اہتمام اس لئے نہیں کیا کہ انہیں دوسرے انبیاء کے آنے کی توقع تھی۔ وہ سمجھتی تھیں کہ اگر یہ ہدایت گم ہوجائے گی تو دوسری ہدایت آجائے گی۔ یہ نبی نہ رہیں گے تو دوسرے نبی آجائیں گے اور وہی کتاب کی حفاظت بھی کریں گے' اگر یہ کتاب گم ہوجائے گی تو دوسری کتاب آجائے گی یا دوسرے نبی اس کتاب کو تلاش کریں گے۔ اس اطمینان کی وجہ سے انہوں نے اس سرمایہ کی حفاظت کا اہتمام نہیں کیا اس کے برعکس امت محمدیہ ﷺ کو یقین تھا کہ آخری کتاب آچکی' آخری نبی ﷺ ظاہر ہوچکے' اگر ہم اس کتاب کو یا اس نبی ﷺ کی سنت کو گم کردیں

سرکار دوعالم ﷺ کے بعد باب نبوت بند نہ ہوجاتا تو امت محمدیہ میں جذبہ وفا مضبوط نہ ہوتا اور یہ امت بھی ختم ہوجاتی۔ چمن وفا کو امت محمدیہ میں سدا بہار رکھنے کے لئے ناگزیر تھا کہ اس کی آبیاری صرف اور صرف رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ابر کرم کی رہین منت ہو اور قیامت تک اسے کسی اور کسی بھی قسم کے دوسرے کی طرف دیکھنے کی حاجت نہ رہے۔

گے تو کبھی ہدایت نہ پاسکیں گے اس لئے انہوں نے ان دونوں کی حفاظت اور بقا کے لئے اپنی پوری قوت صرف کردی اور اتنا اہتمام کیا اور ان دونوں کی ایسی حفاظت کی جو آپ اپنی نظیر ہے۔ اگر ختم نبوت کا عقیدہ نہ ہوتا تو یہ امت بھی کتاب و سنت کی حفاظت کا ایسا اہتمام نہ کرتی اور امم سابقہ کی طرح ان رہبروں سے محروم ہوکر وادی ہلاکت میں برباد ہوجاتی' بے شک اگر محمد رسول اللہ ﷺ پر نبوت ختم نہ ہوجاتی تو یہ امت بھی ختم ہوجاتی!

مندرجہ بالا دلیل کا یہ نتیجہ صریح بھی قابل ذکر ہے کہ امت محمدیہ ﷺ نے اپنے نبی ﷺ اور اپنی کتاب کے ساتھ وفاداری کا اظہار کیا اور اس کا وجود ختم نبوت کی ضرورت و حکمت کی برہان جلی ہے اگر محمد رسول اللہ ﷺ پر نبوت ختم نہ ہوجاتی اور باب نبوت آنحضرت ﷺ کے بعد بالکل بند نہ ہوجاتا تو امت میں یہ "جذبہ وفا" اس قدر طاقتور نہ ہوتا اور یہ امت بھی باقی نہ رہتی' رحمت خداوندی کا تقاضا یہی ہوا کہ امت کو جو مختلف النسل' مختلف المزاج اور مختلف الوطن و اقوام و افراد کا مجموعہ ہے اپنے نبی اکرم ﷺ اور اپنی کتاب کے ساتھ وفاداری کا اس قدر قوی جذبہ عطا کیا جائے جو اسے قیامت تک جادہ استقامت پر قائم رکھے۔ حکمت الٰہیہ نے تجویز فرمایا کہ اسے خاتم النبیین ﷺ کی امت بنادیا جائے اور باب نبوت کو ان کے بعد بالکل مسدود مقفل کردیا جائے تاکہ اس امت کی وفاداری کا جذبہ منقسم ہوکر کمزور نہ ہونے پائے اور طاقتور سے طاقتور طوفان اس کی استقامت کو جنبش نہ دے سکے۔ یہودیت اور نصرانیت بنو اسرائیل کے ساتھ مخصوص تھیں اور ہر نبی کے ساتھ ان کی وابستگی کا محرک صرف دین نہیں بلکہ ہم نسلی کا رابطہ بھی تھا' مگر باوجود اس کے بکثرت انبیاء کی آمدورفت کی وجہ سے ان کی وفاداری منقسم ہوکر کمزور ہوگئی' یہاں تک کہ وہ دین ہی کو ضائع کر بیٹھے۔ پھر یہ امت جسے محمد رسول اللہ ﷺ سے درحقیقت صرف روحانی اور دینی تعلق ہے جادہ وفا پر کس طرح ڈٹ کر قائم رہ سکتی تھی۔ اس وفاداری کو قوی بنانے اور قائم رکھنے کا ذریعہ صرف یہی تھا کہ خاتم النبیین ﷺ کا تاج کرامت محمد عربی ﷺ کے سراقدس پر رکھ دیا جائے اور آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند کردیا جائے۔ یہی وہ شے ہے جو امت کے جذبہ وفاداری کو غذا دے کر اسے زندہ قوی رکھتی ہے اور یہی جذبہ وفا ہے جو امت کے لئے سامان بقا ہے۔

باقی صفحہ ۱۰ پر

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اور نوبل انعام

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

۱۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے لئے نوبل انعام تجویز ہوا۔ اور ۱۰ دسمبر ۱۹۷۹ء کو یہ انعام دے دیا گیا--------

یہ انعام کیا ہے؟ اور قادیانی اس سے کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں ان امور پر غور و فکر کی ضرورت تھی مگر ان امور پر پردہ ڈالنے کے لئے قادیانی یہودی لابی نے اس کا بے پناہ پروپیگنڈا شروع کیا کہ کسی کو اس پر غور و فکر کا موقع ہی نہ ملا یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ نوبل انعام کا حصول گویا ایک مافوق الفطرت معجزہ ہے' ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے ذریعہ ظہور پذیر ہوا ہے۔ اس کو مرزا غلام احمد قادیانی کی صداقت کی دلیل بنانے کی بھی کوشش کی گئی' بہت سے مسلمان جن کو نہیں معلوم کہ نوبل انعام کیا چیز ہے اور جو نہیں جانتے تھے کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کون ہے؟ اس پروپیگنڈے سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ نوبل انعام کی حقیقت واضح کی جائے اور یہ دیکھا جائے کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اور اس کی قادیانی یہودی لابی اس نوبل انعام سے کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتی ہے اور آئندہ اسلامی ممالک پر اس کے اثرات کیا ہوں گے۔

نوبل انعام کیا چیز ہے؟

محمد مجیب اصغر قادیانی نے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی پر ایک کتابچہ "پہلا احمدی مسلمان سائنس دان عبدالسلام" کے نام سے بچوں کے لئے لکھا ہے' جس میں وہ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے حوالے سے لکھا ہے:

" بچو! نوبل انعام ایک سویڈش سائنس دان مسٹر الفرڈ بن ہارڈ نوبل کی یاد میں دیا جاتا ہے۔ نوبل ۲۱ اکتوبر ۱۸۳۳ء میں اسٹاک ہوم کے مقام پر جو کہ سویڈن کا دارالحکومت ہے پیدا ہوا اور ۱۰ دسمبر ۱۸۹۶ء کو اٹلی میں فوت ہوا نوبل ایک بہت بڑا کیمیا دان اور انجینئر تھا۔ اس کی وصیت کے مطابق ایک فاؤنڈیشن بنائی گئی جس کا نام نوبل فاؤنڈیشن رکھا گیا۔ یہ فاؤنڈیشن ہر سال ۱۵ انعامات دیتی ہے۔ ان انعامات کی تقسیم کا آغاز دسمبر ۱۹۰۱ء میں ہوا جو کہ الفرڈ نوبل کی پانچویں برسی تھی۔

نوبل انعام فزکس' فزیالوجی' کیمسٹری یا میڈیسن' ادب اور امن کے شعبوں اور میدانوں میں نمایاں اور امتیازی کارنامہ سرانجام دینے والے کو دیا جاتا ہے۔ ہر انعام ایک طلائی تمغہ اور سرٹیفکیٹ اور رقم بطور انعام جو کہ تقریباً ۸۰ ہزار پونڈ پر مشتمل ہوتی ہے دی جاتی ہے۔ نوبل انعام حاصل کرنے والے امیدواروں کے نام مختلف ایجنسیوں کے سپرد کردیئے جاتے ہیں اور وہ انعام کے صحیح حق دار کا فیصلہ کرتی ہیں' مثلاً فزکس اور کیمسٹری رائل اکیڈمی آف سائنس اسٹاک ہوم کے سپرد ہوتی ہے۔ فزیالوجی یا میڈیسن کیرولین میڈیکل انسٹیٹیوٹ اسٹاک ہوم کی سپرد ہوتی ہے۔ ادب کا مضمون سویڈش اکیڈمی آف فرانس اور اسپین کے سپرد اور امن کا انعام ایک کمیٹی کے سپرد ہوتا ہے جس کے پانچ ممبر ہوتے ہیں جو کہ ناروجین پارلیمنٹ چنتی ہے"۔ (کتاب مذکورہ صفحہ ۱۳۹)

نوبل انعام کے بارے میں مزید معلومات یہ ذہن میں رکھنی چاہئیں۔

(۱) الفریڈ برنارڈ نوبل ڈائنامائٹ کا موجود اور سائنٹسٹ تھا جنگی آلات' بارود اور تارپیڈو وغیرہ پر تحقیقات کرتا رہا' بالآخر اس نے جنگی آلات تیار کرنے والی دنیا کی سب سے نامور کمپنی "بوفورز کمپنی" خریدلی۔

(۲) ڈائنامائٹ کے تجربات کرتے اس کے بھائی کی اور تین اور اشخاص کی موت واقع ہوئی' جو اس کے تجربات کی بھینٹ چڑھ گئے۔ اس سے اس شخص پر قنوطیت کی کیفیت طاری ہوئی۔ اور گویا اس کے کفارہ میں اس نے اپنی جائیداد کا بڑا حصہ "نوبل انعام" کے لئے وقف کردیا

(۳) وقف کی اصل رقم (اس زمانہ کے ایکسچینج کے مطابق) نواسی لاکھ گیارہ ہزار ڈالر تھی۔ وصیت یہ کی گئی کہ اصل رقم بینک میں محفوظ رہے' اور ان کے سود سے انعامات کی رقم پانچ شعبوں میں (جن کا تذکرہ مذکورہ بالا اقتباس میں آچکا ہے۔) مساوی تقسیم کی جائے۔

ہر شعبہ میں اگر ایک ہی آدمی انعام کا مستحق قرار دیا جائے تو اس شعبہ کے حصہ کی پوری انعامی رقم اس کو دی جائے اور اگر کسی شعبے میں ایک سے زائد افراد کے نام (جن کی تعداد تین سے زیادہ کسی صورت نہیں ہونی چاہئے) انعام کے لئے تجویز کئے جائیں تو اس شعبہ کے حصہ کی سودی رقم ان افراد میں برابر تقسیم کردی جائے۔ ایک شرط یہ بھی رکھی گئی کہ اگر مجوزہ شخص انعام وصول کرنے سے انکار کردے تو اس کا حصہ اصل زر میں شامل کردیا جائے۔

چنانچہ ۱۹۴۸ء میں ہر شعبہ کے حصہ میں سود کی یہ سالانہ رقم بتیس ہزار ڈالر آئی اور ۱۹۸۰ء میں یہ سودی رقم بڑھ کر دو لاکھ دس ہزار ڈالر ہوگئی۔

(۴) فزکس کے شعبہ میں تقریباً" سو افراد کو یہ سودی انعام مل چکا ہے۔ ۱۹۳۰ء میں سرسی وی رمن (ہندوستانی ہندو) واحد شخص تھا جس کو فزکس میں نوبل انعام ملا اور ۱۹۸۳ء میں ایک اور ہندوستانی امریکن کو یہ انعام ملا۔

(۵) ادب کے شعبہ میں رابندر ناتھ ٹیگور بنگالی ہندو کو ۱۹۱۳ء میں یہ نوبل انعام ملا۔ گزشتہ چند سالوں میں جنوبی امریکہ کے چند باشندوں اور جاپان کے ادیب کو نوبل انعام ملا۔

(۶) امن کے شعبہ میں ۷۳ء میں امریکہ کے ہنری کیسنجر اور شمالی ویت نام کے مسٹر تھو کو نوبل انعام ملا۔ لیکن مسٹر تھو کی غیرت نے اس انعام کے وصول کرنے سے انکار کردیا ان دونوں کے لئے یہ انعام ویت نام میں جنگ بندی کی بات چیت کی بناء پر تجویز کیا گیا تھا۔

۱۹۷۹ء میں ہندی قومیت کی حامل ایک متجرد خاتون "ٹریسا" کو امن کے "نوبل انعام" سے نوازا گیا اور ۱۹۷۸ء میں مصر کے سابق صدر انور سادات اور اسرائیل کے اس وقت کے وزیر اعظم مسٹر بیگن کو "امن کا نوبل انعام" عطا کیا گیا۔ محض اس خوشی میں کہ موخرالذکر نے اول الذکر سے "اسرائیل" کو باقاعدہ تسلیم کرالیا تھا۔

مندرجہ بالا اشارات سے درج ذیل امور معلوم ہوئے۔

اول۔ یہ کہ انعامات اس شخص (مسٹر نوبل) کی یاد میں دیئے جاتے ہیں جس نے دنیا کو مہلک ہتھیاروں کا سبق پڑھایا اور جو امریکہ، روس، فرانس اور برطانیہ وغیرہ کی اسلحہ ساز فیکٹریوں کا باوا آدم سمجھا جاتا ہے۔

دوم۔ یہ انعامات جس رقم سے دیئے جاتے ہیں وہ خالص سود کی رقم ہے، جس کے لینے دینے والے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون قرار دیا ہے۔

"عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربا وموکلہ وکاتبہ وشاہدیہ وقال ہم سواء"۔ (صحیح مسلم جلد ۲ ص ۲۷)

(ترجمہ) "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ سود لینے والے پر، اس کے دینے والے پر، اس کے لکھنے والے پر، اس کے گواہوں پر اور فرمایا کہ یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں"۔

اور جس قرآن کریم نے خدا اور رسولؐ کے خلاف اعلان جنگ قرار دیا ہے:

فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ

سوم۔ یہ انعام نہ کوئی خرق عادت معجزہ ہے اور نہ انسانی تاریخ کا کوئی غیر معمولی واقعہ ہے۔ مختلف ممالک میں سرکاری اور نجی طور پر مختلف قسم کے انعامات جو ہر سال تقسیم کئے جاتے ہیں، اسی قسم کا ایک انعام یہ "نوبل انعام" بھی ہے۔ چنانچہ یہ "نوبل انعام" ہر سال کچھ لوگوں کو ملتا ہے۔ ہندوستان اور بنگال کے ہندوؤں کو بھی مل چکا ہے۔ اسرائیل کے یہودی کو بھی دیا جاچکا ہے اور نصرانی مبلغہ "ٹریسا" بھی اس شرف سے (اگر اس کو شرف کہنا صحیح ہے) مشرف ہوچکی ہے۔

الغرض یہ نوبل انعام جو قریباً" ایک صدی سے مروج ہے، سینکڑوں اشخاص کو مل چکا ہے۔ کیا یہ کہیں سننے میں آیا ہے کہ سینکڑوں یہودی، نصرانی اور دہریئے یہ کہہ کر دنیا پر پل پڑے ہوں کہ ہمیں نوبل انعام کا ملنا ہمارے مذہب کی حقانیت کی دلیل ہے۔ یہ میرے مذہب کے برحق ہونے کا معجزہ ہے لہٰذا میرا دین اور میرا نظریہ حیات سب سے اعلیٰ اور ارفع ہے۔

اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو جو انعام دیا گیا تھا وہ ایک مشترکہ انعام تھا جو طبیعات کے شعبہ میں ۱۹۷۹ء میں تین اشخاص کو دیا گیا جن میں ایک ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی بھی تھا۔ اس سے بڑا کارنامہ تو اس ہندو کا تھا۔ جس نے ۱۹۳۰ء میں طبیعات کا انعام تن تنہا حاصل کیا۔ اب اگر ایک قادیانی کو طبیعات کا مشترکہ انعام ملنا اس کے مذہب کی حقانیت کی دلیل ہے تو اس سے نصف صدی قبل ایک ہندو کو تن تنہا یہی انعام ملنا بدرجہ اولیٰ ہندو مذہب کی حقانیت کی دلیل ہونی چاہئے۔ اس لئے اس کو ایک غیر معمولی اور خرق عادت واقعہ کی حیثیت سے پیش کرنا قادیانی مراق کی شعبدہ کاری ہے۔

چہارم۔ ان انعامات کی تقسیم میں تقسیم کنندگان کی کچھ سیاسی و مذہبی مصلحتیں کار فرما ہوتی ہیں اور جن افراد کو ان انعامات کے لئے منتخب کیا جاتا ہے ان کے انتخاب میں بھی یہی مصلحتیں جھلکتی ہیں۔

چنانچہ ان سینکڑوں افراد کے ناموں کی فہرست پر سرسری نظر ڈالئے .... جن کو نوبل انعام سے نوازا گیا ان میں آپ کو الا ماشاء اللہ سب کے سب یہودی، عیسائی اور دہریئے نظر آئیں گے۔ سویڈن کے منصفوں کی نگاہ میں پوری صدی میں ایک مسلمان بھی ایسا پیدا نہیں ہوا جو طب، ادب، طبیعات وغیرہ کے کسی شعبہ میں کوئی اہم کارنامہ انجام دے سکا ہو، ہر شخص منصفان سویڈن کی نگاہ انتخاب کی داد دے گا۔ جب وہ یہ دیکھے گا کہ رابندر ناتھ ٹیگور ہندو کو بنگالی زبان کی شاعری پر نوبل انعام کا مستحق سمجھا گیا۔ جاپانی ادیب کو اپنی زبان میں ادبی کارنامے پر نوبل انعام کا استحقاق بخشا گیا۔ جنوبی امریکہ کی ریاستوں کے باشندوں کے اپنی زبانوں میں ادبی کارناموں کو مستند سمجھتے ہوئے لائق انعام سمجھا گیا۔ لیکن برکوچک پاک و ہند کے کسی ادیب، کسی شاعر اور کسی صاحب فن کی طرف منصفان سویڈن کی نظریں

نہیں اٹھ سکیں ....کیوں؟ صرف اس لئے کہ وہ مسلمان تھے۔ مثال کے طور پر ہمارے علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال ؒ کو لیجئے' پوری دنیا میں ان کے ادب و زبان کا غلغلہ بلند ہے۔ انگلستان کے نامور پروفیسروں نے ان کے ادبی شہ پاروں کو انگریزی میں منتقل کیا ہے اور دانایان مغرب' علامہ کے افکار پر سردھنتے ہیں۔ لیکن وہ نوبل انعام کے مستحق نہیں گردانے گئے ہیں۔ ان کا جرم صرف یہ تھا کہ وہ مسلمان تھے۔ حکیم اجمل خان مرحوم نے شعبہ طب میں کیسا نام پیدا کیا۔ ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی وغیرہ نے سائنسی ریسرچ میں کیا کیا کارنامے انجام دیئے۔ لیکن نوبل انعام کے مستحق نہ ٹھہرے۔ یہ تو چند مثالیں محض برائے تذکرہ زبان قلم پر آگئیں۔ ورنہ ایک صدی کے پوری دنیائے اسلام کے نابغہ افراد کی فہرست کون مرتب کرسکتا ہے۔ لیکن کسی کو نوبل انعام کے لائق نہیں سمجھا گیا اور ڈاکٹر عبدالسلام میں کوئی خوبی تھی یا نہیں تھی مگر اس کی یہی ایک خوبی تھی کہ وہ قادیانی تھا۔ اسلام اور مسلمانوں کا یہودیوں سے بھی بڑھ کر دشمن تھا۔ بس اسی کی یہی خوبی منصفان سوئیڈن کو پسند آگئی اور نوبل انعام اس کے قدموں میں نچھاور کردیا گیا۔

اگر ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی ایسا ہی لائق سائنس دان تھا تو جس دن ہندوستان نے ۱۹۷۴ء میں ایٹمی دھماکہ کیا تھا ڈاکٹر عبدالسلام کو اس سے اگلے ہی دن پاکستان میں جوابی ایٹمی دھماکہ کردینا چاہئے تھا یہ اس وقت صدر پاکستان کا ایٹمی مشیر تھا اور ایسا ایٹمی دھماکہ اس کے فرائض منصبی میں داخل تھا۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا نام تو ہے نیوکلر ایٹمی فزکس کے شعبہ میں مہارت کا' لیکن اس کی بے لیاقتی (یا پاکستان دشمنی) نے پاکستان کو ہندوستان کے مقابلے میں سالوں پیچھے دھکیل دیا' اس وقت جبکہ ہندوستانی سائنس دانوں نے اپنی لیاقت کا مظاہرہ کیا تھا۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنی فنی مہارت کا مظاہرہ کر دکھایا ہوتا تو ایٹمی صلاحیت میں پاکستان دریوزہ گر مغرب نہ ہوتا اور بین الاقوامی سیاسی تناظر میں ہندوستان کے مقابلے میں پاکستان کی ایٹمی صلاحیت پر کوئی حرف گیری نہ کی جاتی۔ بین الاقوامی سطح پر یہ سمجھا جاتا کہ ہندوستان نے ایٹمی دھماکہ کیا تو پاکستان نے بھی کردیا اور یوں بات آئی گئی ہوجاتی لیکن ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی اس وقت کی نااہلی' بے لیاقتی اور پاکستان دشمنی نے یہ دن دکھایا کہ آج سارے عالم میں پاکستان کی ایٹمی ریسرچ کے خلاف شور وغوغا کیا جارہا ہے۔ حتیٰ کہ امریکہ بہادر جو پاکستان کا سب سے بڑا ہمدرد اور حلیف تصور کیا جاتا ہے' وہ بھی آئے دن ہمیں ایٹمی ریسرچ کے خلاف متنبہ کرتا رہتا ہے اور بھارت پاکستان کی "نیوکلر انرجی" کے خلاف دنیا بھر کے ذہن کو مسموم کرتا رہتا ہے اور لطف یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے بھارت کے وزیر اعظم راجیو گاندھی سے دوستانہ روابط ہیں اس پورے تناظر میں دیکھا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی سائنسی مہارت کا حدود اربعہ کیا ہے؟ ....اور یہ کہ وہ پاکستان کا کس قدر مخلص ہے۔

پنجم۔ بعض غیور اور باحمیت افراد اس سودی انعام کے وصول کرنے سے انکار کردیتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ بھی ایک خاص قسم کی "رشوت" ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل انعام کیوں دیا گیا؟

۱۹۷۹ء میں دو امریکن سائنس دانوں کے ساتھ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو بھی فزکس کے شعبہ میں مسٹر نوبل کے وصیت کردہ سودی انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ (اور اس شعبہ کا حصہ ان تینوں میں تقسیم ہوا) یقیناً" اس سے بھی یہودی قادیانی لابی کے تہہ در تہہ مفادات وابستہ ہوں گے۔ جن کی طرف اہل نظر نے دبے الفاظ میں اشارے بھی کئے ہیں چنانچہ ہمارے ملک کے نامور سائنس دان جناب ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب سے ایک انٹرویو میں جب سوال کیا گیا کہ:

"ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (قادیانی) کو جو نوبل انعام ملا ہے اس کے بارے میں آپ کی رائے؟"

جواب میں ڈاکٹر صاحب نے فرمایا:

"وہ بھی نظریات کی بنیاد پر دیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام ۱۹۵۷ء سے اس کوشش میں تھے کہ انہیں نوبل انعام ملے آخر کار آئن سٹائن کی صد سالہ یوم وفات پر ان کا مطلوبہ انعام دے دیا گیا دراصل قادیانیوں کا اسرائیل میں باقاعدہ مشن ہے جو ایک عرصے سے کام کررہا ہے۔ یہودی چاہتے تھے کہ آئن سٹائن کی برسی پر اپنے ہم خیال لوگوں کو خوش کردیا جائے سو ڈاکٹر عبدالسلام کو بھی انعام سے نوازا گیا"۔ (ہفت روزہ چٹان لاہور ۲ فروری ۱۹۸۶ء

باقی آئندہ

بقیہ : بقاء کا راز

اس نفسیاتی اصول کا تذکرہ جس کی صداقت کی شہادت تاریخ کے ساتھ مشاہدہ بھی دیتا ہے' یہاں مناسب ہے کہ جس طرح کسی مملکت کے ساتھ اس کے شہریوں کی وابستگی محض عقلی بنیادوں پر مستحکم و پائیدار نہیں ہوسکتی اسی طرح کسی دین کے ساتھ کسی امت کی وابستگی اور اس کی اطاعت میں استقامت محض عقلی دلائل کی بنیاد پر دیرپا نہیں ہوسکتی' جذبہ وفاداری جس کے خمیر میں عقلی عناصر بھی شریک ہوتے ہیں لیکن جس کا وجود محبت کی حرارت کا رہین کرم ہوتا ہے استقامت و پائیداری کے لئے ناگزیر شے ہے۔ چمن وفا کو امت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام میں سدا بہار رکھنے کے لئے ناگزیر تھا کہ اس کی آبیاری صرف رحمتہ للعالمین ﷺ کے ابر کرم کی رہین منت ہو اور قیامت تک اسے کسی دوسری کی طرف دیکھنے کی حاجت درپیش نہ ہو گویا ختم نبوت اس امت کے مخصوص مزاج کا تقاضا اور اسے خاتم النبیین ﷺ کی امت بنا کر نبوت کا دروازہ بالکل بند کردینا حکمت و رحمت الٰہی کا تقاضا اور خواہش ہے۔

قسط نمبر۳

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام

مولانا محمد اشرف کھوکھر

آٹھویں آیت : مرزا صاحب کا اعتراض اور اس کا جواب:

کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام○(سورۃ رحمٰن)

وفات مسیحؑ کو ثابت کرنے کے لئے مرزا صاحب کی بیباک جسارت ملاحظہ فرمائیں!

"ہر ایک چیز جو زمین میں موجود ہے اور زمین سے نکلتی ہے وہ معرض فنا میں ہے یعنی وہ مبدم فنا کی طرف میل کر رہی ہے"۔ ...... آیت زیر بحث کو وفات عیسیٰؑ سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ اس سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ مسیحؑ بالآخر فوت ہوں گے جس سے ہمیں کوئی انکار نہیں اسی طرح جو وقت حضرت عیسیٰؑ کی موت کا ہے آپؑ ضرور اسی وقت فوت ہوں گے۔ قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی موت کا وقت قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہونے کے بعد ہے تو پھر قبل نزول کے اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر استدلال کرنا قطعاً "غلط ہے"

حیات عیسیٰ علیہ السلام کے ثبوت کے لئے نویں آیت:

"**انہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بھا واتبعون ھذا صراط مستقیم**○۔"ا(سورۃ زخرف)

آیت مذکورہ میں انہ کی ضمیر حضرت عیسیٰؑ کی طرف راجع ہے۔ یہ تفسیر حکماً" مرفوع ہے خود حضورﷺ نے بیان فرمائی ہے۔ فتح البیان ص ۳۱۱ ج۔۸، حاکم ص ۴۴۸ ج۔۲ اور تفسیر در منثور ص ۲۰ ج۔۶ میں ہے "**انہ لعلم للساعۃ**"۔ خروج عیسیٰؑ قبل یوم القیامہ یعنی ابن عباسؓ نے فرمایا عیسیٰؑ ابن مریمؑ کا قیامت سے پہلے ظہور فرمانا ہے۔ تفسیر ابن کثیر ص ۱۳۶ ج۔۹ کا ترجمہ حسب ذیل ہے کہ "یہ ضمیر حضرت عیسیٰؑ کی طرف پھرتی ہے کیونکہ آیت کا سیاق انہی کے ذکر میں ہے، پھر اس سے ان کا قیامت سے پہلے نزول مراد ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **وان من اھل الکتب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ** یعنی اب اہل کتاب قبل از موت عیسیٰؑ ایمان لائیں گے اور اس معنی کی دوسری قرات بھی تائید کرتی ہے کہ **انہ لعلم للساعہ** یعنی عیسیٰؑ خروج قیامت کی علامت ہے اور اسی طرح ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ ابو العالیہ، ابومالک، عکرمہ، حسن، قتادہ اور ضحاک وغیرہم سے مروی ہے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث تواتر کو پہنچ گئی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ عیسیٰؑ قیامت سے پہلے نازل ہوں گے امام عادل اور حاکم عادل ہو کر"۔ تفسیر معالم التنزیل ص ۴/۷، تفسیر کشاف ص ۲/۳۵۵، تفسیر مدارک ص ۲/۳۲۹، تفسیر خازن ص ۲/۱۱۹، تفسیر جلالین ص ۴۰۷ اور تفسیر در منثور ص ۶/۲۰ سب کا اس پر اتفاق ہے علاوہ ازیں تفسیر روح المعانی ص ۸/۳۱، تفسیر کبیر ص ۷/۳۴۴، تفسیر ابی السعود ص ۷/۶۸ اور تفسیر بیضاوی مطبوعہ دہلی ص ۲/۲۸۳ سبھی کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا نزول قیامت کی علامت ہے وہ قیامت سے پہلے ضرور تشریف لائیں گے۔ صحابہ کرامؓ بلکہ حضورﷺ جیسا کہ مذکورہ بالا تفسیروں کا حکماً" مرفوع ہونا ثابت ہے۔ فرمایا " قیامت کے وقوع میں ہرگز شک مت کرو ضرور واقع ہو کر رہے گی اور فرما دیجئے کہ اتباع میری کرو یہی صراط مستقیم ہے اسی پر قائم رہو کیونکہ میرا دین منسوخ نہ ہوگا قیامت تک رہے گا کیونکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اور حضرت عیسیٰؑ کا نزول اس امت میں نبی ہونے کی حیثیت سے نہ ہوگا"۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں قرب قیامت میں نزول فرمائیں گے۔

عیسیٰ علیہ السلام کے بعد زندہ کرکے آسمان پر اٹھائے جانے کا اعتراض اور اس کا ازالہ:

ابن اسحاق مغازی نے فرمایا کہ نصاریٰ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سات ساعت موت دے کر پھر عیسیٰؑ کو زندہ کیا تھا۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۲/۳۲۹)

جواب : اس حکایت کو کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰؑ کو سات ساعت موت دی ابن اسحق نے ذکر کیا ہے کہ یہ نصاریٰ کا زعم ہے اور اس مقام میں نصاریٰ کا ایسا قول ہے کہ اللہ سے ڈرنے والوں کے بدن کانپ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ انجیل میں ہے" **حاشاللہ الا افتراء و بھتان عظیم**" (تفسیر روح المعانی ص ۱/۵۵۶) اور تفسیر فتح البیان ص ۲/۴۹ میں ہے "کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین ساعت موت دی پھر اٹھالیا یہ ضعیف ہے" اور دوسری جگہ لکھا ہے کہ "کہا جاتا ہے کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قبل اٹھالینے کے موت دی تھی یہ محض غلط ہے کیونکہ احادیث متواترہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ عیسیٰؑ مرے نہیں وہ آسمان پر اسی حیات پر ہیں جس

پر دنیا میں تھے یہاں تک کہ آخر زمانہ میں زمین پر نازل ہوں گے"۔ (فتح البیان ص ۱۳۳ ج ۳)

مرزا صاحب نے نصاریٰ کی نقالی کرتے ہوئے جاہلوں کو بہکانے کے لئے دروغ آمیز یہ فائدہ اٹھایا اور خیانۃ فی النقل اور عبارت فی الفہم کی پوری داد دی کہ حیات مسیحؑ کے مسئلہ پر اہل اسلام کا اجماع نہیں ہے۔ حالانکہ حیات عیسیٰؑ پر اجماع امت ہے اور اہل اسلام کا اتفاق ہے جس کی تفصیل آئندہ آئے گی۔ (انشاءاللہ)

نزول عیسیٰ علیہ السلام اور ختم نبوت:

مرزائی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے منافی ہے؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا خاتم النبیین کے منافی نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی جو فہرست حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی تھی وہ آنحضرت ﷺ کے نام نامی پر مکمل ہو گئی ہے' جتنے لوگوں کو نبوت ملنی تھی وہ آپ سے پہلے مل چکی اب آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی' آپ ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر فائز نہیں ہوگا۔ شرح عقائد نسفی میں ہے کہ "اول الانبیاء آدم و آخرہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم" یعنی سب سے پہلے نبی آدمؑ اور سب سے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے نبی ہیں' اور مسلمان حضور ﷺ سے پہلے کے جن انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان رکھتے ہیں ان میں حضرت عیسیٰؑ بھی شامل ہیں۔ پس جب وہ تشریف لائیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے نبی ہونے کی حیثیت سے تشریف لائیں گے' ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت نہیں دی جائے گی اور نہ مسلمان کسی نئی نبوت پر ایمان لائیں گے' لہٰذا ان کی تشریف آوری لفظ خاتم النبیین کے منافی نہیں۔ ان کی تشریف آوری "خاتم النبیین" کے خلاف تو جب سمجھی جاتی کہ ان کو نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ملی ہوتی' لیکن جس صورت میں کہ وہ آنحضرت ﷺ سے پہلے کے نبی ہیں تو حصول نبوت کے اعتبار سے آخری نبی آنحضرت ﷺ ہی رہے۔ تمام صحابہ کرامؓ تابعین عظام' ائمہ دین' مجددین اور علمائے امت کا اس پر اتفاق رہا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا قرب قیامت میں نزول خاتم النبیین کے خلاف نہیں۔

احادیث رسول اللہ ﷺ اور حیات عیسیٰ علیہ السلام:

ویسے تو متعدد احادیث نبویہؐ کتب احادیث میں زیب قرطاس ہیں لیکن ہم اس مختصر مقالا میں چند احادیث نبویہؐ نقل کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

○ **"عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس بینی وبینہ یعنی عیسی علیہ السلام .... ثم یتوفی فیصلی علیہ المسلمون"**

مذکورہ بالا ایک لمبی حدیث ہے جو ابوداؤد ص ۵۹۴ ج۔۲' مسند احمد ص ۴۳۷ ج۔۲' تفسیر ابن جریر ص ۲۱ ج۔۶' در منثور ص ۲۴۲ ج۔۲ اور فتح الباری ص ۳۵۷ ج۔۶ میں درج ہے۔ ترجمہ ملاحظہ فرمائیں"

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اور عیسیٰ علیہ اسلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا اور بیشک وہ نازل ہوں گے۔ پس جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا' وہ میانہ قد کے آدمی ہیں' سرخی سفیدی مائل دو زرد چادریں زیب تن ہوں گی گویا ان کے سر سے قطرے ٹپک رہے ہیں اگرچہ ان کو تری نہ پہنچی ہو۔ پس لوگوں سے اسلام پر قتال کریں گے' پس صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے' اور جزیہ کو موقوف کردیں گے' اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے علاوہ باقی تمام ملتوں کو مٹادیں گے' اور وہ مسیح دجال کو قتل کردیں گے' پس چالیس برس زمین پر رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی تو مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے"۔

معراج رسول آخرین ﷺ ملاقات انبیاء اور ثبوت حیات عیسیٰؑ:

حدیث رسولؐ کا ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معراج کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیم' حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ (اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام) سے ہوئی' مجلس میں قیامت کا ذکر آیا (کہ قیامت کب آئے گی؟) سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ سے دریافت کیا گیا' انہوں نے فرمایا مجھے علم نہیں۔ پھر موسیٰؑ سے پوچھا انہوں نے بھی فرمایا مجھے علم نہیں۔ پھر حضرت عیسیٰؑ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ قیامت کا ٹھیک وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ اور میرے رب عزوجل کا مجھ سے ایک عہد ہے کہ قیامت سے پہلے دجال نکلے گا تو میں نازل ہو کر اس کو قتل کروں گا' میرے ہاتھ میں دو شاخیں ہوں گی۔ پس جب وہ مجھے دیکھے گا تو سیسے کی طرح پگھلنے لگے گا پس اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کردیں گے (آگے یاجوج ماجوج کا خروج اور ان کی ہلاکت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا) پس میرے رب کا جو مجھ سے عہد ہے وہ یہ ہے کہ جب یہ ساری باتیں ہو چکیں گی تو قیامت کی مثال پورے دنوں کی حاملہ کی ہوگی جس کے بارے میں کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ کس وقت اچانک اس کے

وضع حمل کا وقت آجائے' رات میں یا دن میں"۔ (ابن ماجہ ص ۳۰۹' مسند احمد ص ۷۵ ج ۱' مستدرک حاکم ص ۴۸۸' ۵۴۵ ج ۴' فتح الباری ص ۷۹ ج ۱۳' در منثور ص ۳۲۶ ج ۲) مذکورہ بالا احادیث شریفہ مستند اور صحیح ہیں جن سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں قیامت میں ان کا نزول ہوگا۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام پر اجماع امت ہے اور اہل اسلام کا اتفاق ہے:

حیات عیسیٰؑ پر خلفاء اربعہ اور صحابہؓ کا اجماع:

"حذیفہ بن سعید غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم صحابہ قیامت کا ذکر کر رہے تھے حضور ﷺ ہم پر تشریف لائے فرمایا تم کیا کرتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا ہم قیامت کا ذکر کرتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا ہرگز قیامت نہ آئے گی یہاں تک کہ اس کے قبل دس علامتیں نہ دیکھ لو پھر دخان' دجال' دابہ' مغرب سے سورج کا نکلنا اور نزول عیسیٰؑ کا ذکر کیا"۔

(مسلم ص ۹۳ ج ۲' ابوداؤد ص ۲۳۴ ج ۲)

اس حدیث سے اجماع صحابہؓ ثابت ہے کیونکہ ان سب کا عقیدہ یہی تھا کہ نزول عیسیٰؑ اصالتاً ہوگا ورنہ عرض کرتے یا رسول اللہ! عیسیٰ علیہ السلام تو کشمیر میں مدفون ہیں وہ کس طرح آسکتے ہیں؟

ائمہ اربعہؒ اور امام بخاریؒ کا مذہب یہی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں:

حضرت امام اعظمؒ بھی فرماتے ہیں (ترجمہ) عیسیٰؑ کا آسمان سے نازل ہونا اور باقی تمام علامات قیامت جیسے کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے ضرور ہوں گی۔ (بحوالہ شرح فقہ اکبر ملاعلی قاری ص ۱۳۵-۱۳۶)

امام مالکؒ نے عتبیہ میں لکھا ہے کہ "ایسی حالت میں کہ لوگ کھڑے ہوئے نماز کی تکبیر سنتے ہوں گے بادل ان کو گھیر لے گا پس اچانک عیسیٰؑ نازل ہوں گے"۔ (عبارۃ الابی فی شرح مسلم ص ۲۶۱ ج ۱)

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ "قیامت سے پہلے عیسیٰؑ کا ظاہر ہونا ہے"۔

(مسند امام احمدؒ ص ۷۵ ج ۱)

نیز امام شافعیؒ کا ان اماموں پر انکار نہ کرنا اور ساکت رہنا "حیات عیسیٰؑ" پر اتفاق کی دلیل ہے۔

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں کتاب الانبیاء ص ۴۹۰ ج ۱ میں نزول عیسیٰ بن مریمؑ کا مستقل باب باندھا ہے۔

تمام صوفیاء کرام' عارفین اور اہل کشف سب متفق ہیں کہ عیسیٰؑ بجسدہ آسمانوں پر زندہ ہیں اور آخر زمانہ میں بذات نزول فرمائیں گے:

○ حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ غنیۃ الطالبین مترجم فارسی مطبوعہ لاہور ص ۶۸۲ میں لکھتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریمؑ کو آسمان پر یوم عاشورہ میں اٹھایا۔ اسی طرح شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ نے فتوحات مکیہ میں اور یواقیت والجواہر ص ۳۴ ج ۲ میں' شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ نے' شیخ محمد اکرم صابریؒ اقتباس الانوار ص ۷۲ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے مکتوب ص ۴۳۲ ج ۱' اور مجدد الف ثانیؒ نے مزید مکتوب ۱۷ دفتر سوم میں لکھا ہے کہ "شرع خاتم الرسلؐ کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کا آسمان سے نزول ہوگا"۔ پیر مہر علی شاہؒ گولڑوی نے اپنی تصنیف لطیف "سیف چشتیائی" میں لکھا ہے کہ "حضرت عمرؓ اور چار ہزار مہاجرین اور انصار صحابہؓ سب کا یہی عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰؑ بقید حیات ہیں اور قرب قیامت میں نزول فرمائیں گے۔"

خاندان رسالتؐ کا بھی عقیدہ ہے کہ عیسیٰؑ زندہ ہیں قرب قیامت میں نازل ہوں گے:

مشکوٰۃ ص ۵۸۳ پر اور در منثور ص ۲۴۱ ج ۲ پر ایک مستند حدیث جس کو سلسلۃ الذہب کہا جاتا ہے موجود ہے۔ ☆ انجیل یوحنا ۱۴/۲۷ میں ہے کہ "تم سن چکے ہو کہ میں نے تم کو کہا کہ میں جاتا ہوں اور تمہارے پاس پھر آتا ہوں"۔

مرزا صاحب کا اقرار حیات و نزول عیسیٰ:

مرزا صاحب ازالہ خورد ص ۵۵۷ پر لکھتے ہیں "مسیح ابن مریمؑ کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجہ کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کرلیا ہے' اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں کی گئی ہیں کوئی پیشگوئی اس کے ہم پلو اور ہموزن نہیں ہوتی' تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے"۔ پس ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ بقید حیات ہیں ...... واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ------ راقم

ناظرین! قادیان کے ایک دہقان زادہ نے اپنے گورے آقاؤں کی خوشنودی کے لئے ایک بڑا فتنہ برپا کیا' اپنی دکان تقدس کے آرائش کے لئے قرآن و حدیث میں تحریف کی صحابہ کرامؓ اور متقدمین اسلام کو اصول و شرائع سے ناواقف بتایا' سلف صالحین' مفسرین قرآن کی تفاسیر کو اساطیر الاولین کہہ کر انکار کیا اپنی تفسیر بالرائے کو مؤید بالقرآن کہا۔ اپنے خیالات مخترعہ کی تصدیق کے لئے عوام الناس کو سبز باغ دکھائے' خود وحی و الہام کے دعاوی باطلہ سے مسند مسیحی پر اور ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا اور بالآخر ابن اللہ ہونے کا دعویٰ کردیا۔ عوام الناس کو کتنا بڑا دھوکہ دیا کہ ...... قرآن شریف کے کسی مقام سے ثابت نہیں کہ حضرت عیسیٰؑ اسی جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے بلکہ قرآن شریف میں مسیح کے فوت ہوجانے کا صریح ذکر ہے۔ (ازالہ اوہام مصنف مرزا غلام احمد طبع اول ص ۳۶۹' طبع سوم ص ۱۹-۲۰)

متنبی قادیان کے سبز باغ دکھانے سے بیچارے کم علم

باقی صفحہ ۱۹ پر

موجودہ کھیلوں میں شرکت اور اس کے نقصانات

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اے علی! اپنی ران دوسروں کے سامنے ظاہر نہ کرو' اور کسی زندہ یا مردہ (کی) ران کی طرف نہ دیکھو۔ (مشکوٰۃ ص ۲۶۹ بحوالہ ابوداؤد' ابن ماجہ)

فائدہ : آج کل ہمارے ہاں جو کھیل مثلاً" فٹ بال' ہاکی' ٹیبل ٹینس وغیرہ وغیرہ متعارف و رائج ہیں' ان کھیلوں میں حصہ لینے والے مرد اور عورتیں مندرجہ بالا حدیث طیبہ کی کھلم کھلی مخالفت کرتے ہیں اور مفت میں دیکھنے والے لوگ بھی گناہ گار ہوتے ہیں۔

مسئلہ : ناف سے لے کر گھٹنے کے ختم تک کسی بھی مرد کو کسی مرد کی طرف دیکھنا حلال نہیں ہے' اسی طرح کشتیوں کے اکھاڑوں اور فٹ بال وغیرہ کے میچوں میں ناف سے لے کر گھٹنوں کے ختم تک کسی حصہ کو کسی کے سامنے کھولنا یا کسی کے ستر کا کوئی حصہ دیکھنا دونوں حرام ہیں۔

افسوس ہے کہ کشتی کے مقابلوں میں اور فٹ بال وغیرہ کے میچوں میں بڑے بڑے دین داری کے دعویدار اس مسئلے کو بھول جاتے ہیں۔ کھیل کے میدان' مختلف کھیلوں میں اور مقابلہ حسن میں عورتوں کے لباس .... وغیرہ؟

بہرحال اس قسم کے گیمز وغیرہ میں ستر کو ڈھانپنے کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے تاکہ ہم غضب الٰہی سے بچ سکیں' دیگر اس مضمون کی تفصیلات راقم الحروف کی کتاب "کھیل' تفریح اور شرعی جائزہ" میں ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ بالا کام (یعنی بدنظری کرنے والے) پر اور جس کی طرف بدنظری کی جائے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (بیہقی شریف)

گویا اپنے ستر کو برہنہ کرنے والے اور ان کے برہنہ ستر کو دیکھنے والے تمام مرد اور عورتیں ملعون ہیں۔

موسیقی اور اس کے نقصانات :

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع ...... (مفید الطالبین)

حکیم محمد عمر فاروق شیخ ...... جامپور

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "گانا" دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سے کھیتی پیدا ہوتی ہے۔ ایک روایت میں "گانے" کو شیطان کی آواز بھی کہا گیا ہے۔ (الحدیث)

موسیقی شیطان کا ایک دلفریب اور لطیف جال ہے جس میں شیطان دنیائے انسانیت کو پھانس کر آسانی سے گمراہ کر دیتا ہے۔ بعض لوگوں کے ہاں موسیقی روح کی غذا ہے جیسا کہ تفصیلات آگے آ رہی ہیں مگر ناچیز کے ہاں موسیقی روح کی غذا نہیں بلکہ روح کی سزا ہے' جس طرح مداری ڈگڈگی بجا کر بندر کو نچاتا ہے اور لوگوں کو بے وقوف بنا کر پیسے بٹورتا (اپنے مقاصد دنیوی) حاصل کرتا ہے بالکل اسی طرح شیطان بھی موسیقی کی ڈگڈگی بجا کر نہ صرف لوگوں کو گمراہ کر کے اپنے مقاصد حاصل کرتا ہے بلکہ موسیقی کے تحت دنیائے انسانیت کو نچا کر (جیسا کہ بعض لوگو کو موسیقی سنتے ہوئے گنگناتے ہوئے یا مزے میں سر مارتے ہوئے بھی دیکھا گیا ہے اور ناچ' ڈانس وغیرہ تو بالکل ہی عام ہے) یہ ثابت کرتا ہے کہ دیکھو!

وہ قوم جو خیر الامم اور اشرف المخلوقات ہے آج اسی قوم کو اسی امت کو میں نے اپنی ڈگڈگی پر نچا کر بیوقوف بنایا ہوا ہے۔

نفاق ایک ایسی برائی جس کا تعلق قلب (دل) سے ہے مندرجہ بالا حدیث طیبہ میں نفاق والے جملہ کا ایک مقصد یہ ہو سکتا ہے کہ جو آدمی موسیقی میں ملوث ہو گا دینی اور دنیوی لحاظ سے اس کے ظاہر اور باطن میں فرق ہو گا' دوسرا مقصد اس جہالت کا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دینی امور اور نیک کاموں سے دور ہوتا چلا جائے گا' اور ایک مقصد علماء حدیث نے یہ بھی بیان فرمایا کہ اس کی موت نفاق پر واقع ہو گی۔ واللہ اعلم

فائدہ : کسی بھی بیماری کا خطرناک اور آخری درجہ یہ ہوتا ہے کہ کوئی بیمار شخص بیماری کو بیماری ہی نہ سمجھے اسی طرح گناہ کا آخری اور مہلک درجہ یہ ہے کہ انسان گناہ تو کرے لیکن گناہ کو گناہ ہی نہ سمجھے بلکہ الٹا اس پر فخر کرے۔

ہمارے ہاں آج کل بعض اپ ٹو ڈیٹ اور جدت پسند طبقے موسیقی اور رقص و سرود کو گناہ ہی نہیں سمجھتے بلکہ اسے فن لطیف' آرٹ' باعث تفریح' ثقافت اور روح کی غذا اور نہ معلوم کیا کیا کہتے ہیں۔

جبکہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ محصول مملکت کو اپنی دولت بنالیں گے اور امانت کو غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان

سمجھیں گے اور غیر دین کے لئے علم پڑھیں گے' اور آدمی اپنی بیوی کا تابعدار بن جائے گا اور ماں کا نافرمان ہوجائے گا' اپنے دوست کو آرام پہنچائے گا اور اپنے باپ کو ستائے گا' اور لوگ مسجدوں میں شور مچائیں گے' اور خاندان کا سردار فاسق شخص ہوگا' اور قوم کا رئیس ایک رذیل آدمی ہوگا' اور انسان کے شر وفساد سے ڈر کر لوگ اس کی تعظیم کریں گے' اور گانے بجانے والیاں اور گانے بجانے کی چیزیں عام طور پر ظاہر ہوں گی' اور شراب پی جانے لگے گی' اور اس امت کے پچھلے لوگ اپنے پہلے والوں پر لعنت بھیجیں گے' اس حالت میں لوگ منتظر رہیں کہ ایک سرخ آندھی اٹھے گی' زلزلہ آئے گا' خسوف واقع ہوگا' صورتیں مسخ ہوجائیں گی' آسمان سے پتھر برسیں گے' اور ان کے علاوہ دیگر علامتیں بھی پے در پے ظاہر ہوں گی' جس طرح کسی ہار کا دھاگہ توڑ دیا جائے تو موتی لگاتار گرتے چلے جاتے ہیں۔ (بحوالہ تقریریں ص ۲ حصہ ۳)

برادران اسلام !

اپنے گردوپیش پر نظر ڈالئے اور دیکھئے کہ ان علامتوں میں سے کونسی علامت ایسی ہے جو ہمارے معاشرے میں نہیں پائی جاتی۔

○ کیا حکمرانوں نے عوام کے محصولات کو ذاتی جاگیر نہیں سمجھ رکھا ہے؟
○ کیا والدین اور اقرباء کو ستایا نہیں جارہا؟
○ کیا قوم کے بدترین افراد لیڈر اور رہنما بنے ہوئے نہیں ہیں؟
○ کیا ریڈیو' ٹی وی' وی سی آر اور سینما کے ذریعے گانے بجانے کو عام نہیں کیا جارہا ہے؟
○ کیا زکوۃ کو تاوان اور ٹیکس نہیں سمجھا جارہا ہے؟
○ کیا گھر گھر میں رقص و سرور کی محفلیں برپا نہیں کی جارہی ہیں؟

علامات تو پوری ہو چکی ہیں' بس اب عذاب الٰہی کا انتظار کیجئے' بلکہ انتظار کیا معنی' عذابوں میں تو ہم مبتلا ہیں' بلاؤں اور آفتوں کا تو ہم شکار ہیں۔

○ کیا ظالم اور فاسق حکمران عذاب الٰہی نہیں؟
○ کیا بین الاقوامی تحقیر و تذلیل عذاب الٰہی نہیں ہے؟
○ کیا باہمی قتل و قتال اور نفاق و افتراق عذاب الٰہی نہیں؟
○ کیا عدم تحفظ اور خوف و ڈر عذاب الٰہی نہیں؟
○ کیا خون انسانیت کی ارزانی عذاب الٰہی نہیں؟
○ کیا دلوں کا اضطراب اور روحوں کی بے چینی عذاب الٰہی نہیں؟
○ کیا عزت و ناموس کی پامالی عذاب الٰہی نہیں؟
○ کیا یہ زلزلے' یہ دھماکے' یہ سیلاب' یہ دہشت گردی' یہ ایکسیڈنٹ اور یہ جنگیں عذاب الٰہی نہیں؟

یہ سب بلائیں اور مصیبتیں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں' تاہم ہمیں توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی بلکہ ہم رات دن گانے بجانے اور لہو و لعب جیسے فضول کاموں میں لت پت ہیں۔ جبکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تو یوں ارشاد فرمایا ہے کہ گانے والوں کی نماز قبول نہیں' کبھی فرمایا کہ جو کسی گانا گانے والے کا گانا سنے گا قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا' کبھی یہ فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مرگیا کہ اس کے پاس گانے والی ہو اس کی نماز جنازہ مت پڑھو' کبھی فرمایا کہ گانا بجانا' سننا معصیت ہے اس کے لئے بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لطف اندوزی کفر ہے؟

افسوس ہے کہ آج مسلمان یورپ کی تقلید میں اندھا ہوکر گمراہیوں کی دلدل میں پھنستا جارہا ہے' یورپ سے اٹھنے والی ہر برائی کو یہاں آسمانی تحفہ سمجھ کر قبول کرلیا جاتا ہے۔ ہماری یورپ کی اندھی تقلید پر کسی شاعر نے کیا خوب ہی کہا ہے کہ۔

حال دل میں چراغ انگریزی' سر کے اندر دماغ انگریزی
چال انگریزی' ڈھال انگریزی' جسم کا ہر اک بال انگریزی
جسم ہندی میں جان انگریز' منہ کے اندر زبان انگریزی
چل رہا ہے گا تو چل جائے' لہو صاحب سے اپنا مل جائے

وقت وقت کی بات ہے کبھی تو غیرت کا یہ عالم تھا کہ قیام پاکستان سے پہلے مساجد کے سامنے سے کوئی جلوس گاتے ہوئے اور ڈھول بجاتے ہوئے گزر جاتا تو اس پر مسلمان مشتعل ہوجاتے اور غیرت مند مسلمان خصوصاً نوجوان تو جان تک دینے سے گریز نہ کرتے' آج مساجد کے سامنے میں فحش اور عریاں فلمیں چلتی ہیں مگر کسی نوجوان کی غیرت سے مس نہیں ہوتی۔

پہلے گانے والوں کو میراثی' بھانڈ' کنجر اور ڈوم کہا جاتا تھا اور میراثیوں کو یہ جرأت نہیں ہوتی تھی کہ وہ معزز لوگوں کے ساتھ کسی چارپائی یا کرسی پر بیٹھیں بلکہ انہیں نیچے بیٹھنا پڑتا تھا۔ آج میراثیوں اور کنجروں کو فنکار اور گلوکار کا نام دیا جاتا ہے اور ان کی ایسی آؤ بھگت کی جاتی ہے جو کسی بڑے سے بڑے عالم دین' محدث' ولی' بزرگ' مفسر بلکہ کسی وزیر کی بھی نہیں ہوتی۔

ہمارے ملک پاکستان میں اگر ہندوستان کا کوئی مشہور میراثی اور کنجر آجاتا ہے تو پوری قوم نیچے سے لے کر اوپر تک دیدہ و دل فرش راہ کرتی ہے۔ بہت سے خوف خدا سے عاری لوگ بڑی ڈھٹائی سے کہتے پھرتے ہیں کہ جناب موسیقی تو روح کی غذا ہے' مگر ناچیز کہتا ہے کہ یہ کیسی غذا ہے؟

جسے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون قرار دیا۔

جس سے نفاق اور قساوت پیدا ہوتی ہے

جس کی وجہ سے ذکر و تلاوت اور عبادت و اطاعت کی لذت ختم ہوجاتی ہے۔ نیز جو مسلمان خواتین کو بے حجاب اور بے حیاء بنارہی ہے۔ اس لئے راقم یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ موسیقی روح کی غذا نہیں بلکہ سزا و عذاب ہے۔

یہ تو ایک نشہ ہے ہم غذا سمجھ بیٹھے ہیں۔ اگر بالفرض موسیقی غذا ہے بھی سہی تو پھر جان لیجئے کہ یہ شیطان اور شیطان کے چیلوں اور شیطانی

روح کی غذا ہے۔

○ یہ قیصر و کسریٰ اور یہود و ہنود کی غذا ہے۔ مسلمانوں کی نہیں

○ مسلمانوں کی روح کی غذا تو قرآن حکیم کی تلاوت ہے۔

○ مسلمانوں کی روح کی غذا اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نعت و توصیف ہے۔

○ مسلمانوں کی روح کی غذا نماز اور ذکر و استغفار ہے۔

وہ والدین جو گانے بجانے کا شوق رکھتے ہیں' جو ہروقت عشقیہ غزلیں اور نغمے سنتے رہتے ہیں' انہیں اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ ان کی فحاشی اور بے حیائی کا اثر ان کی اولاد پر بھی پڑ سکتا ہے۔ کیونکہ والدین جب نیک اور خداترس ہوں' عابد و زاہد' متقی' نمازی و پرہیزگار ہوں' حلال روزی کمانے والے ہوں' حرام سے بچنے والے ہوں تو پھر اولاد محمد بن قاسمؒ جیسی ہوتی ہے' طارق بن زیادؒ جیسی ہوتی ہے' حضرت مجدد الف ثانیؒ جیسی ہوتی ہے' شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ جیسی ہوتی ہے' حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ اور حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جیسی ہوتی ہے' حضرت مفتی محمودؒ اور مولانا حق نواز جھنگویؒ جیسی ہوتی ہے۔

لیکن جب معاملہ اس کے برعکس ہو' یعنی والدین فاسق و فاجر ہوں' حرام کھانے والے ہوں' گانے بجانے کے رسیا ہوں تو پھر اولاد گلوکار اور فنکار بنتی ہے' چور ڈاکو بنتی ہے قاتل اور دیوث بنتی ہے' ظالم اور خونخوار بنتی ہے' پولین اور ہٹلر بنتی ہے' چنگیز خان اور ہلاکو خان بنتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

فتنہ خوشبو اور اس کا نقصان :

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ مردوں کے لئے وہ عطر (خوشبو) مناسب ہے جس کی خوشبو نمایاں اور رنگ مخفی ہو' جبکہ عورتوں کے لئے وہ عطر (خوشبو) مناسب ہے جس کا رنگ نمایاں اور خوشبو مخفی ہو۔ (ترمذی شریف)

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو عورت عطر (خوشبو) لگا کر لوگوں کے درمیان سے گزرتی ہے وہ آوارہ قسم کی (زانیہ) عورت ہے۔ (ترمذی شریف)

فائدہ : خوشبو بھی ان مقاصد میں سے ایک ہے جو ایک نفس شریر کا پیغام دوسرے نفس شریر تک پہنچاتی ہے۔ یہ خبر رسانی کا سب سے بڑا موثر' سب سے زیادہ لطیف ذریعہ ہے' جس کو دوسرے لوگ تو شاید خفیف ہی سمجھتے ہوں مگر اسلامی حیاء اس قدر حساس ہے کہ اس کی طبع نازک پر یہ لطیف تحریک بھی گراں ہے' وہ ایک مسلمان عورت کو اس کی اجازت نہیں دیتی کہ خوشبو میں بسے ہوئے کپڑے پہن کر راستوں سے گزرے یا محفلوں میں شرکت کرے' کیونکہ اس کا حسن اور اس کی زینت پوشیدہ بھی رہے تو بھی کیا فائدہ اس کی عطریت تو فضا میں پھیل کر جذبات کو متحرک کررہی ہے۔ چنانچہ ایسا کرنا گناہ ہے اور اس معاملہ میں شدید احتیاط کی ضرورت ہے۔ آج کل خواتین جان بوجھ کر ایسے ایسے عطر' سینٹ اور ایسی ایسی خوشبوئیں استعمال کرکے بازاروں' مارکیٹوں' محافل میں یا راستوں پر سے آتی جاتی ہیں کہ ابھی کسی مارکیٹ میں کسی دکان میں یا کسی بھی مقام پر پہنچی نہیں مگر خوشبو پہلے ہی تشریف لانے کی خبر دے دیتی ہے اور کئی جگہوں پر تو ایسا بھی ہورہا ہے کہ بعض خواتین علیحدہ ہی قسم کی ایسی منفرد خوشبوئیں استعمال کرتی ہیں کہ وہ ان کی موجودگی اور آنے جانے کی نہ صرف علامت ہی ہیں بلکہ آمد و رفت کی بھرپور اطلاع بھی دیتی ہیں۔

یہ سب کچھ صرف اور صرف اس لئے ہوتا ہے کہ آس پاس کے لوگ حسرت بھری نظروں سے ان کو دیکھ کر نہ صرف رشک کریں بلکہ داد بھی دیں کہ کوئی صاحبہ تشریف لئے جارہی ہیں۔ یقیناً" ایسی ہی عورتوں کے بارے میں محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ آوارہ قسم کی (زانیہ) عورت ہے۔ اس حدیث طیبہ نے مذکورہ صفت خواتین کو بدکارہ .... قرار دیا ہے۔

اس لئے اس قسم کی تحریکات سے بچنے اور بچانے کی اشد ضرورت ہے تاکہ ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی اور خصوصاً" بدکاری سے بچ سکیں۔

○

بقیہ : حیات عیسیٰ علیہ السلام

لوگوں نے دھوکہ کھایا اور گرداب شبہات میں گھر گئے۔

یہاں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ عاجی خدا کے ملہم و متنبی قادیاں کی معنوی ذریت بھی اپنے ٹیچی ٹیچی سے الہام پانے والے نبی سے شان انبیاء علیہم السلام پر دریدہ دہنی میں اور اپنے سیہ باطن کے اظہار میں بالکل پیچھے نہیں ہے۔

ناظرین ! اس سے قبل ہم قرآن و حدیث' اجماع صحابہ کرامؓ مفسرینؒ اور ائمہ عظامؒ کے متفق علیہ مسلمہ مسئلہ "حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام" گزشتہ صفحات میں مفصل ذکر کرچکے ہیں۔ اب آئندہ صفحات میں ہم عاجی خدا کے ملہم قادیاں کے ایک امتی کے رسالہ "تبیین آیات" مرتبہ شیخ نصیر احمد' شائع کردہ فہیمہ مریم اکیڈمی کراچی کا جواب ہدیہ ناظرین کریں گے جس سے "حیات عیسیٰ علیہ السلام" مزید روز روشن کی طرح عیاں ہوگی لیکن روز روشن میں چمگادڑ بھلا کیا دیکھ سکتا ہے! واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

(باقی آئندہ)

○

چند حروف

غیرتِ مسلم کے نام

محمد طاہر رزاق

میں عالم تصور میں آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوں ...... میں دیکھ رہا ہوں کہ میرا ذہن الٹی زقندیں لگاتا ہوا زمانہ ماضی کی فلک بوس چٹانوں کو پھلانگتا ہوا عہد نبوی میں جا پہنچا ہے.......

میں دیکھ رہا ہوں.....

○ میرے آقا ﷺ مکہ کی گلیوں میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں اور کفار آپ کو ساحر اور مجنون کہہ کر آپ کا مذاق اڑا رہے ہیں۔

○ میرے ہادی ﷺ مکہ کے بازار میں اللہ کی مخلوق کو اللہ کے دین کی طرف بلا رہے ہیں اور ابوجہل آپ ﷺ کے سر اقدس میں خاک ڈالتا ہوا پیچھے پیچھے چل رہا ہے اور لوگوں سے کہہ رہا ہے کہ لوگو اس کی بات نہ سننا' یہ دیوانہ ہے۔

○ میرے راہبر ﷺ ایک گلی سے گزر رہے ہیں۔ ایک عورت کوڑے سے بھری ٹوکری آپ ﷺ پر پھینک رہی ہے۔ آپ ﷺ انتہائی صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے لباس مبارک کو جھاڑتے ہیں اور چل پڑتے ہیں۔

میں ملاحظہ کر رہا ہوں......

○ میرے نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں۔ جب آپ ﷺ سجدے میں جاتے ہیں تو کفار آپ ﷺ کی پیٹھ مبارک پر اونٹ کی غلیظ اوجھڑی رکھ دیتے ہیں..... اور پھر تماشا دیکھتے ہوئے شیطانی قہقہے لگاتے ہیں۔

○ میرے رسول اکرم ﷺ اللہ کے دین کی دعوت دینے کے لئے طائف گئے ہیں۔ طائف کے روساء نے آپ ﷺ پر پھبتیاں کسی ہیں۔ پھر آپ کے پیچھے اوباش لڑکوں کو لگایا ہے' جو آپ ﷺ پر پتھر برسا رہے ہیں۔ آپ کی مبارک پنڈلیاں لہولہان ہو چکی ہیں۔ خون جوتوں میں جمع ہو کر جم گیا ہے۔ اگر آپ نقاہت اور کمزوری سے بیٹھ جاتے ہیں تو ظالم آپ کو بازو سے پکڑ کر اٹھا دیتے ہیں۔

میری چشم بینا یہ تصاویر دیکھ رہی ہے......

○ امام النبیین ﷺ کا سوشل بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔

○ سید الاولین و آخرین ﷺ کے قتل کی سازش ہو چکی ہے۔ آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا گیا ہے اور ننگی تلواریں حدت انتظار سے پگھل رہی ہیں۔

○ خاتم النبیین ﷺ کے سر کی قیمت مقرر کر دی گئی ہے اور مکہ کے شہسوار انعام حاصل کرنے کے لئے آپ ﷺ کی تلاش میں سرگرداں ہیں......

○ سید الکائنات ﷺ کو آپ کے پیارے شہر مکہ سے نکال دیا گیا ہے اور آپ مکہ کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے مدینہ منورہ جا رہے ہیں۔

یہ آوازیں میری سماعت کی اتھاہ گہرائیوں میں اتر گئی ہیں:

○ ولید بن مغیرہ آپ کو ننگی گالیاں دے رہا ہے۔

○ مکہ کے رئیسوں کی لونڈیاں آپ کی شان میں غلیظ اشعار کہہ رہی ہیں۔

○ آپ غار ثور میں سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ چھپے ہوئے ہیں اور سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو کہہ رہے ہیں "ابوبکرؓ! غم نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے"۔

یہ واقعات میری بصارت میں رچ بس گئے ہیں۔

○ محسن انسانیت ﷺ کو شدید بھوک لگی ہے اور آپ نے اپنے پیٹ پر دو پتھر باندھ رکھے ہیں۔

○ حبیب خدا ﷺ احد کے میدان میں کھڑے ہیں۔ میدان جنگ میں دشمن کی نظر آپ پر مرکوز ہے اور وہ آپ کا چراغ زندگی بجھا دینا چاہتے ہیں۔ ایک شقی القلب آپ کے چہرہ انور پر تاک کر پتھر مارتا ہے۔ جس سے دانت مبارک شہید ہو جاتا ہے۔ منہ سے خون کا فوارہ چھوٹتا ہے اور داڑھی مبارک رنگین ہو جاتی ہے۔

یہ مناظر میری بینائی میں اتر گئے ہیں۔

○ حضرت بلالؓ کو دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹا کر پیٹا جا رہا ہے۔ حضرت بلالؓ کی یہ تکلیف آپ کو تڑپا رہی ہے۔

○ غزوۂ احد میں میں پیارے چچا سید الشہداء امیر حمزہؓ کے جسم کے ٹکڑے دیکھ رہے ہیں۔ پیارے چچا کی شہادت آپ کے قلب و جگر کو رلا رہی ہے۔

○ حضرت سمیہؓ کی شہادت نے آپ کو گھائل کر دیا ہے۔

○ حضرت خبیبؓ کی شہادت سے آپ پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔

پھر میں اچانک دیکھتا ہوں..... کہ میں گنبد خضرا کے سامنے انتہائی ادب و عقیدت کے ساتھ ہاتھ باندھے کھڑا ہوں...... میری آنکھوں سے آنسوؤں کی شبنم گر رہی ہے.... میرے لبوں پر درود شریف

کے پھول ہیں ــــ اچانک دل کے غم کا لاوا پھٹ کر زبان پر آجاتا ہے اور میں کہتا ہوں اے میرے آقا! جس دین کے لئے آپؐ نے اتنی مشقتیں اٹھائیں ــ جس دین کے لئے آپؐ نے اتنی تکلیفیں برداشت کیں..... جس دین کے لئے آپؐ نے اتنے مصائب جھیلے..... جس دین کے لئے آپؐ نے اتنے غم سہے ــ جس دین کے لئے آپؐ نے اتنی قربانیاں دیں.....!!!

آج وہ دین لٹ رہا ہے..... وہ دین برہنہ ہو چکا ہے ــ اس دین کا لباس تار تار ہے ــ اس دین کی دستار خاک آلود ہے ــ اس دین کا جسم زخموں سے چور چور ہے..... اور اس دین کی روح لہو لہو ہے!!!

اے میرے آقا! آپ کی جگہ مرزا قادیانی محمدؐ رسول اللہ بن چکا ہے۔ خدیجہؓ و عائشہؓ کی جگہ مرزا قادیانی کی بیوی نصرت جہاں عرف نصوا ام المومنین بن چکی ہے..... آپؐ کی لاڈلی بیٹی فاطمۃ الزہراؓ کی جگہ مرزا قادیانی کی بیٹی سیدۃ النساء بن چکی ہے ــ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی جگہ حکیم نور الدین' سیدنا عمر فاروقؓ کی جگہ مرزا بشیر الدین' سیدنا عثمان غنیؓ کی جگہ مرزا ناصر اور سیدنا علی المرتضیٰؓ کی جگہ مرزا طاہر قابض ہو چکے ہیں........(نعوذ باللہ)

مرزا قادیان کی بے سروپا و بے ہودہ گفتگو کو احادیث کہا جا رہا ہے..... مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی جگہ قادیان اور ربوہ لائے جا چکے ہیں..... مرزا قادیانی کے ساتھیوں کو صحابہؓ کہا جا رہا ہے ــ تین سو تیرہ بدری صحابہ کی جگہ مرزا قادیانی کے چیلوں کو لایا جا چکا ہے۔

پھر میں بھیگی آنکھوں اور لرزتی زبان کے ساتھ سرور دو جہاں ﷺ کے دربار اقدس میں " مولانا الطاف حسین حالی" کی زبان میں اپنی درخواست پیش کرتا ہوں:

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے
جس دین کے مدعو تھے کبھی قیصر و کسریٰ
خود آج وہ مہمان سرائے فقراء ہے
وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اس دین میں خود بھائی سے اب بھائی جدا ہے

اچانک میں حکیم الامت' محافظ ختم نبوت اور غرقاب عشق رسول ﷺ حضرت علامہ اقبالؒ کی چیخیں سنتا ہوں۔ وہ ہچکیوں اور سسکیوں کی زبان میں کہہ رہے تھے:

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

○ ○

قلب میں سوز نہیں' روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمدؐ کا تمہیں پاس نہیں

○ ○

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی باتیں

ایک بار اسلامی نظام حکومت کے بارے میں تقریر فرما رہے تھے۔ فرمایا "بعض لوگ کہتے ہیں کہ آج کل کے حالات میں اسلامی نظام فٹ نہیں بیٹھتا۔ آپ نے فرمایا ایک لائق ترین درزی نے جسم و اعضاء کے عین مطابق نہایت فٹ قمیض بنائی لیکن قمیض والے پر فالج گر گیا' اسے تشنج نے آگھیرا' اعضاء کا تناسب جاتا رہا' ایک ہاتھ آگے کو لمبا ہو کر اکڑ گیا' دوسرا پیٹھ کے پیچھے کی طرف مڑ گیا۔ ایک ٹانگ ٹیڑھی ہو گئی دوسری چھوٹی ہو گئی ـــ پیٹھ کبڑی ہو گئی' اب وہ قمیض میں عیب بتاتا ہے کہ یہ فٹ نہیں ہے۔ درزی پر بھی نکتہ چینی کرتا ہے۔ آپ ہی انصاف کریں کہ قمیض فٹ نہیں ہے یا کہ یہ منحوس خود ان فٹ ہو گیا ہے۔ تمہارے منہ کا مزہ صفراوی بخار سے تلخ ہو چکا ہے تم کو میٹھی چیز بھی کڑوی لگتی ہے۔ یہ دوا اور غذا کا قصور نہیں تمہارے منہ کے ذائقہ کی خرابی ہے۔ انسان کو آج اپنی فطرت کے مطابق رہنا اور چلنا چاہئے۔ اسلام سے بہتر اس کے لئے کوئی ہدایت نامہ نہیں ہو سکتا"۔

○ ○○

ایک دفعہ حضرت شاہ صاحبؒ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب خطیب صدر شاہ پور کے ہاں تشریف لے گئے تھے۔ چائے کی بات چلی تو شاہ صاحب نے فرمایا چائے میں خود بناؤں گا' آپ صرف پانی گرم کردیں۔ مولانا عبدالکریم صاحب کو بازار سے دودھ نہ ملا۔ عرض کیا حضرت دودھ تو نہیں ملا' گھر میں بکری ہے اگر پسند فرمائیں تو اس کا دودھ لادوں۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا جسے حضور ﷺ پسند فرمائیں' اس سے بخاری نفرت کرسکتا ہے؟ مسلمان کی تو شان یہی ہے کہ حضور ﷺ کی پسند اس کو پسند اور آپ ﷺ کی ناپسند اس کو ناپسند ہو۔ فرمایا جلدی لاؤ' چنانچہ بکری کے دودھ سے چائے بنائی گئی اور آپ نے عنایت شوق و محبت سے نوش فرمائی۔

○ ○○

انتخاب سے کچھ دنوں پہلے حضرت شاہ صاحبؒ سماجی برائیوں کی قباحتوں اور ان کی اسباب اور سدباب پر تقریر کرتے ہوئے فرمانے لگے' ایسے آدمیوں کو اپنا نمائندہ نہ بنانا جو سینما کے برے نتائج سے' چور بازاری کی لعنت سے' رشوت کی برائیوں سے' کنبہ پروری کی جہالت سے' ماڈرن ثقافت کی بے حیائی سے جاہلانہ رسوم و بدعات سے جعلسازیوں اور عیاریوں سے ملوث ہوں اور تمہیں لینے کے دینے پڑ جائیں۔ ایک ذیلدار امیدوار جو ان خامیوں کا حامل تھا ایک دم اٹھا اور کہنے لگا' شاہ جی! آپ ووٹ لینے کے لئے کیا شو (تماشہ) دکھا رہے ہیں۔ آپ نے فوراً ہی جواب ارشاد فرمایا ہم شو نہیں دکھا رہے ہیں بلکہ شو (جوتا) دکھا رہے ہیں۔ اس پر وہ شخص اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔ ●●

فتنۂ قادیانیت

اور عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کی خدمات

مولانا محمد علی صدیقی..... کوئٹہ

قادیانیت عالم اسلام کے لئے ایک ناسور کی حیثیت رکھتی ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۸۹ء میں اس فتنہ کی بنیاد رکھی اور ۱۹۰۱ء میں اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس سے کفر ارتداد کے راستہ کی بنیاد ڈالی گئی۔

قادیانیت کے مقاصد : قادیانیت کے مقاصد حسب ذیل ہیں

- اسلام سے غداری۔
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو محمد عربی کے دامن سے الگ کرکے ایک ہندی مرکز قادیان میں جمع کرنا۔
- اسلام دشمن طاقتوں کو تقویت پہنچانا اور اہل اسلام کے درمیان افتراق و انتشار پیدا کرنا۔
- مسئلہ جہاد جو اسلام اور مسلمانوں کی روح ہے اس کا منسوخ کرنا۔

چنانچہ قادیانیت امت مسلمہ کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے جس کا مقابلہ ازحد ضروری ہے اسرائیل میں ان کے مراکز قائم ہیں اور بہت سے قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہیں قادیانی جس ملک میں بھی ہیں وہ اسلام کے دشمن اور استعماری قوتوں کے ایجنٹ ہیں اور اسلامی ممالک کے خلاف سازشیں کرنے میں مصروف عمل ہیں۔

امت مسلمہ نے جید علماء کرام جو قادیانیت کے اغراض و مقاصد سے پوری طرح واقف تھے اور اب ہیں، ہمیشہ قادیانی کی تردید میں سرگرم عمل رہے ہیں۔

۱۹۵۲ء میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اپنے قریبی ساتھی مولانا محمد علی جالندھریؒ کے ساتھ مل کر قادیانیت کے تعاقب میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی جس کے منشور میں یہ شامل تھا کہ یہ جماعت صرف مذہبی ہوگی مذکورہ بالا سیاست سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوگا الحمدللہ جماعت اپنے اس منشور پر کاربند ہے اور قادیانیت کے تعاقب میں ہمہ تن مصروف ہے۔ ۱۹۵۲ء میں مرزا قادیانی کے بیٹے اور قادیانیوں کے دوسرے نام نہاد خلیفہ مرزا محمود نے بلوچستان کی آبادی کم اور رقبہ زیادہ دیکھ کر اعلان کیا کہ کم آبادی والے صوبے کو قادیانی بنانا آسان ہے لہٰذا بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنایا جائے اور اس پر قادیانیوں نے عمل کرنے کی کوششیں شروع کردیں لیکن محب رسول سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اعلان فرمایا کہ ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے کہ قادیانی بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنائیں تو پھر اس پر ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور مسلمانوں نے مل کر اس تحریک میں کام کیا اور اس دور کی حکومت نے قادیانیوں کے حق میں مسلمانوں پر گولیاں چلائیں جس میں دس ہزار مسلمان شہید ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد گرفتار ہوئے تقریباً ۲۵ لاکھ کے قریب اس تحریک سے متاثر ہوئے قادیانی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکے اور قادیانیت پورے ملک میں گالی بن گئی اور بلوچستان قادیانی اسٹیٹ نہ بن سکا۔

الحمدللہ مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں قادیانیت کے تعاقب میں مصروف عمل ہے جس کے پچاس سے زائد دفاتر اندرون و بیرون ممالک میں موجود ہیں اور مبلغین کا ایک بہت بڑی جماعت ان مراکز میں متعین ہے جو اسے اپنے علاقے میں مسلمانوں کے تعاون سے قادیانیت کا تعاقب کررہے ہیں اور اس کے ساتھ جماعت کے ۱۲ دینی مدارس ہیں جن میں طلباء کرام علوم اسلامیہ کے ساتھ ساتھ مذاہب باطلہ کی رد خصوصاً قادیانیت کے عزائم سے آگاہ کیا جاتا ہے اور نئے دینی مدارس ان مقامات پر قائم کئے جاتے ہیں جہاں قادیانیت کے عزائم خطرناک ہوں۔ اسی طرح قادیانیوں کے شہر (ربوہ) میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے دو دینی مدارس قائم ہیں اور کام کررہے ہیں اور تقریباً آٹھ مساجد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحویل میں ہیں جہاں سے پانچ وقت اللہ تعالیٰ کی کبریائی کی صدائیں بلند ہوتی ہیں اور ایمان والوں کے دل کو مسرور کرتی ہیں ۱۹۷۴ء سے قبل ربوہ ایک قادیانی اسٹیٹ کی حیثیت رکھتا تھا اور مسلمانوں کا داخلہ بند تھا اور مسلمانوں کی ایک مسجد اور مدرسہ بھی نہیں تھا۔

مجلس کی خدمات : قیام پاکستان کے بعد سرکاری سطح پر قادیانیوں کو مسلمان تصور کیا جاتا تھا اور اس کے ساتھ ظفر اللہ قادیانی کو پاکستان کا وزیر خارجہ مقرر کیا ہوا تھا قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے لئے پاکستان میں پہلی تحریک ۱۹۵۳ء میں چلی اس وقت کے حکمرانوں نے ظفر اللہ قادیانی کے کہنے پر تحریک ختم نبوت کو کچلنے کیلئے پورا زور لگایا اور پندرہ ہزار مسلمانوں کو شہید کردیا اور اس کے بعد ۲۹ مئی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں نے مسلمان طلباء پر

طرح تشدد کیا اس کے جواب میں تحریک چلی اس تحریک کی قیادت حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے کی اور یہ دور جناب ذوالفقار علی بھٹو کا تھا اس وقت قومی اسمبلی میں مولانا مفتی محمودؒ مولانا غلام غوث ہزارویؒ مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالحق، پروفیسر عبدالغفور، مولانا عبدالحلیم، جناب ولی خان اور دیگر زعما موجود تھے۔ قومی اسمبلی کے فورم پر مولانا مفتی محمودؒ اور دوسرے علماء کرام نے قیادت کی اور باہر مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کی قیادت میں پورے ملک کے مسلمانوں نے بریلوی، دیوبندی تمام مکاتب فکر نے اکٹھے ہوکر تحریک چلائی اس تحریک میں پرجوش خطیب جناب آغا شورش کاشمیریؒ علامہ مظفر علی شمسیؒ علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ بھی شامل تھے بالآخر تحریک کامیاب ہوئی اور ۷ ستمبر کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا (الحمدللہ)

۱۹۸۳ء میں قادیانیوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک مرکزی مبلغ کو اغوا کیا جس کی وجہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی قیادت میں تحریک چلائی گئی جو ایک سال تک جاری رہی اس وقت کے صدر پاکستان جناب ضیاء الحق نے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو ایک آرڈیننس جاری کیا کہ قادیانیوں کو مسلمان کہلانے اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہنے اور اسلامی شعائر استعمال کرنے سے روک دیا اور ان کی ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی عائد کردی۔

ربوہ میں قادیانیوں کا مرکز ہے قیام پاکستان کے ۱۹۷۴ء تک یہ شہر ایک قادیانی اسٹیٹ کی حیثیت رکھتا تھا اور ربوہ میں صرف قادیانیوں کی حکومت تھی حکومت پاکستان کا قانون معطل ہوکر رہ گیا تھا ۱۹۷۴ء کی تحریک کے نتیجہ میں کھلا شہر قرار دیا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مراکز قائم ہوئے اب ہر سال سالانہ ختم نبوت کانفرنس ہوتی ہے اکتوبر ۹۶ کی ابتداء میں پندرھویں سالانہ کانفرنس ہوئی جس میں ہزاروں کی تعداد میں ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی اور پوری دنیا کے متعدد رہنماؤں نے شرکت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے رد قادیانیت پر گراں قدر کام کیا ہے اور اب بھی کررہی ہے رد قادیانیت کے موضوع پر عربی، اردو، انگریزی، جرمنی، فرانسیسی اور دیگر ممالک کی زبانوں میں دوسو سے زائد چھوٹی بڑی کتابیں اور پمفلٹ شائع کئے جن میں بعض کی اشاعت لاکھوں سے متجاوز کرچکی ہیں اور مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیت کی تردید میں تمام لٹریچر مفت تقسیم کرتی ہے اور کچھ بڑی کتب لاگت کی رقم پر فروخت کرتی ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ہفت روزہ "ختم نبوت" رسالہ مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی سے شائع ہوتا ہے اور دوسرا ہفت روزہ "لولاک" (ملتان سے عنقریب شائع ہونے والا ہے) جو قادیانی حضرات قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیتے ہیں تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس کو خود کفیل بنانے کی خاطر ہر ممکن کوشش کرتی ہے۔

مرکزی دفتر ملتان اور ربوہ میں عظیم الشان لائبریریاں قائم ہیں جبکہ ہر دفتر ختم نبوت میں ذیلی لائبریریاں قائم ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکزی دفتر ملتان میں ہے ایک دارالمبلغین کا شعبہ ہے جس میں باصلاحیت ذہین اور مستعد نوجوان علماء کرام کو قادیانیت پر مکمل عبور کرایا جاتا ہے اور دیگر مذاہب باطلہ مثلاً بہائی، ذکری وغیرہ پر سیر حاصل مطالعہ کرایا جاتا ہے۔ عام طور پر سالانہ ایک رد قادیانیت و عیسائیت پر مبنی بیس روزہ کورس بھی مجلس کے زیر اہتمام (ربوہ) مسلم کالونی ضلع جھنگ میں کرایا جاتا ہے اور اس کے تمام مصارف مجلس کے ذمہ ہوتے ہیں اور شرکائے کورس کی تمام ضروریات کے ساتھ اختتام کورس پر ایک امتحان لیا جاتا ہے اور اس پر کتب کا سیٹ اور وظیفہ بھی دیا جاتا ہے امسال بھی مذکورہ بالا کورس ربوہ مسلم کالونی جھنگ میں ۲۲ دسمبر ۱۹۹۶ء تا ۹ جنوری ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۰ شعبان ۱۴۱۷ھ تا ۲۸ شعبان تک تکمیل پذیر ہوا۔ گزشتہ سال سے شرکائے کورس کی تعداد متجاوز تھی۔

عالمی سطح پر امت مسلمہ کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وقتاً فوقتاً اپنے وفود بیرون ممالک روانہ کرتی رہتی ہے تاکہ بیرون ممالک میں مسلمانوں کو قادیانیت کے عقائد اور عزائم سے خبردار کیا جاسکے اور ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر نظر رکھ کر اس کا سدباب کیا جاسکے اس سلسلہ میں برطانیہ کے شہر لندن میں قادیانیوں کے مقابلہ میں ایک اپنی ذاتی جگہ خرید کر جماعت کا دفتر اور مدرسہ قائم کیا ہے اور برطانیہ میں الحمدللہ خوب کام ہورہا ہے ۱۹۸۴ء میں قادیانیوں کا نام نہاد سربراہ برطانیہ پناہ گزین ہوگیا تھا اور تاحال ہے اور اپنی تمام کارروائیوں کا مرکز برطانیہ بنایا ہوا ہے الحمدللہ آج ۱۹۹۶ء تک برطانیہ میں وہاں کے رہنے والے ایک باشندے کو قادیانی نہیں بناسکا اسی طرح مجلس نے یورپین ممالک میں بھی وفود قادیانیت کے تعاقب میں روانہ کئے اور اپنے پڑوسی ملک بنگلہ دیش میں قادیانیت کے خلاف ان کی روک تھام کے لئے خوب کام ہورہا ہے۔ اور ہر سال برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ہوتی ہے امسال بھی اگست ۱۹۹۶ء میں ہوئی اور خوب کامیاب رہی پوری دنیا کے مسلمان نمائندوں نے شرکت کی۔

مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان تنازعات کی بنیاد بن کر مقدمات تک کی نوبت آجاتی ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مظلوم مسلمانوں کی طرف سے ان مقدمات کی پیروی کرتی ہے اور اس قسم کے متعدد مقدمات اب بھی پاکستان کی عدالتوں میں زیر سماعت ہیں اور اس کے علاوہ بیرون ممالک کی عدالتوں میں بھی قادیانیوں نے مسلمانوں کے خلاف

باقی صفحہ ۲۶ پر

میں مسلمان کیسے ہوئی؟

نومسلم جرمن خاتون کے تاثرات

محترم سید ولی حسن

مسلمان خاندان اپنے آپسی میل جول بلند اخلاقی قدروں اور اعمال روحانی پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے ان سارے مغربی خاندانوں سے فائق و برتر ہے جہاں اخلاقی زوال اور بے راہ روی کا دور دورہ ہے یہ اور بات ہے کہ مسلم خاندانوں اور مغربی خاندانوں کے درمیان مادی وسائل کے لحاظ سے بہت بڑا فرق ہے مختلف شعبہ زندگی میں مغرب زبردست ٹیکنالوجی ترقی کی بناء پر آگے بڑھا ہوا ہے جس نے مغربی خاندانوں کے لئے زندگی میں کافی سے زیادہ راحت و آرام کے دروازے کھول دیئے ہیں مگر مغربی خاندان روحانی سکون و اقدار اور آپس میں تعلقات و میل جول کی کمی شدت سے محسوس کرتا ہے انہی چیزوں کی بناء پر مسلم خاندان کو برتری حاصل ہے۔ یہی اقدار آپسی تعلقات اور روحانیت مسلم خاندان کو اطمینان اور نفسانی و روحانی سکون بخشتے ہیں اور اسے دوسرے خاندانوں سے ممتاز کرتے ہیں اور انہی چیزوں نے مجھے اسلام کی طرف کھینچا۔

اپنی اس رائے کا اظہار جرمن خاتون بریتا روز نے اس وقت کیا جب ہماری ان سے ملاقات جامعہ ازہر میں ہوئی جہاں وہ اپنے اسلام کے اعلان کے سلسلے میں آئی ہوئی تھیں۔

انہوں نے مزید کہا میرا بھی وہی حال تھا جو عام یورپین عورتوں کا ہے کہ ہم کلیسا نہیں جاتے تھے اور نہ ہی کسی نئے دین کی جستجو کرتے تھے لیکن میں خود اندرونی کرب محسوس کرتی تھی میں کسی ایسے خاندانی نظام کی جستجو میں تھی جو مغرب کے عائلی نظام سے زیادہ پائیدار اور مضبوط ہو۔ یہ سوچ و فکر میرے کئی سالوں سے بلکہ بچپن ہی سے پیدا ہو گئی تھی یہ سوچ و فکر میری بڑھتی رہی اور نشوونما پاتی رہی یہاں تک کہ میرا تعارف پورٹ سعید کے ایک مصری مسلم خاندان سے ہو گیا میں نے ان کے ساتھ کچھ وقت گزارا میں پورٹ سعید میں ان کے درمیان اس خاندان کے فرد کی طرح رہی پورے خاندان والوں نے میرے ساتھ محبت کا معاملہ رکھا۔ میں نے ماں کو ایسا محسوس کیا گویا وہ میری سگی ماں ہیں' ان کے بیٹوں کو محسوس کیا گویا وہ میرے سگے بھائی ہیں' ان کے درمیان رہ کر میں اپنے آپ کو واقعی مسلمان تصور کرنے لگی۔

ماں مجھے اسلامی تعلیمات سے واقف کرتی رہیں خاندان والے میرے ساتھ حسن و سلوک اور محبت کے ساتھ پیش آتے رہے ان کی ہر حکمت ہدایات' ہر معاملہ یہ کہہ رہا ہو کہ اسلام ایک فائق اور پرکشش مذہب ہے۔

ایک رات پورٹ سعید کی پرسکون اور خوبصورت فضاء میں تنہا بیٹھی کافی دیر تک اس خاندان کے ماحول کے بارے میں سوچتی رہی اور یقین کرلیا کہ اس خاندان کی خوبصورت ہم آہنگی اور آپسی تعلقات کا راز اسلام ہی ہے' اسی سوچ نے مجھے اپنے اسلام کے اعلان کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی۔

میں ماں کے پاس آئی اور جو کچھ میرے دماغ میں گھوم رہا تھا اور جو کچھ میں نے سوچا تھا ان کو بتایا۔ ماں نے خوش آمدید کہا اور جب میں نے اسلام میں داخل ہونے کا طریقہ پوچھا تو انہوں نے کہا کہو "اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمد رسول اللہ" میں نے کلمہ پڑھ لیا اس کے بعد وہ مجھے نماز کی تعلیم دینے لگیں اور قرآن پڑھانے لگیں پھر مجھ سے کہا اسلام کا اعلان ضروری ہے اس کے لئے ازہر جاکر رجسٹریشن کرانا چاہئے۔

میں نے ازہر شریف میں وہاں کے علماء کے سامنے کلمہ شہادت پڑھا اور میرا نام فاطمہ رکھا اب میں مسلم ماحول میں رہوں گی۔ اور پردہ اور عفت و طہارت کا پورا پورا التزام کروں گی' پردہ و حجاب مجھے عورت کے حسن و جمال اور اس کی پاک دامنی و عفت کا سرچشمہ نظر آتا ہے۔

سوئزرلینڈ کے ایک معروف رہنما کا

قبول اسلام

سوئزرلینڈ کی سب سے بڑی سیاسی پارٹی ایس پی کے اعلیٰ عہدے پر فائز اور پارلیمنٹ میں جنرلسٹ کے طور پر معروف رہنما نے گزشتہ دنوں اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ اعلان پارلیمنٹ کے ایوانوں میں کیا۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ میں اسلام کی حقانیت کو قبول کرتا ہوں۔ اسلام وہ حقیقت ہے جسے غیر متعصب باشعور انسان قبول کر لیتا ہے ہمیں اس حقانیت کو واضح کرتا ہے۔ عرصہ دراز سے مسلمان قومیں خواب سستی کا شکار ہیں انہیں بھی اب بھرپور انداز سے اسلام کا دامن تھامنا ہوگا کیونکہ عزت اور کامیابی کا واحد راستہ رحمتہ للعالمین کا اسوہ حسنہ ہے (جنگ لندن ۱۸ جولائی ۱۹۹۶ء) پیش نظر رہے کہ موصوف نے اپنا نام احمد ہوبرد لکھوا ہے اور ان کے اسلام قبول کرنے کے بعد سے ان کے لئے ہر ترقی کے راستے بند کردیئے گئے ہیں اور انہیں پارٹی سے نکال دیا جاچکا ہے۔

کلید بیت اللہ اور مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ

جناب حسین امین

ہندوستان کے مسلمانوں کے سراس وقت فخر سے اونچا ہو گیا ہو گا جب ۶ شعبان المعظم ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۹۶ء کو عالم اسلام کی ممتاز شخصیت حضرت مولانا سید ابوالحسن ندوی کو خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے لئے بیت اللہ کے دروازے کی کلید (کنجی) پیش کی گئی جو اس شیبی خاندان کے پاس رہتی ہے جس سے خود حضور اکرم ﷺ کو جب کعبہ شریف میں داخل ہونا ہوتا تھا تو کلید کعبہ لے کر دروازہ کھولتے تھے اور باہر آنے کے بعد دروازہ مقفل کر کے کلید اسی خاندان کو واپس کر دیا کرتے تھے۔

یہاں مکہ مکرمہ سے بذریعہ ٹیلی فون موصولہ ایک خبر کے بموجب حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے تحت مساجد سے متعلق عالمی کونسل کے ہر دو سال پر منعقد ہونے والے سہ روزہ اجلاس کے آخری دن ساری دنیا سے اجلاس میں شرکت کے لئے جانے والوں کو خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونے کی سعادت حاصل کرنے کا موقع دیا گیا۔

یاد رہے کہ گزشتہ چھ ماہ سے خانہ کعبۃ اللہ کی عمارت کے اندر تعمیر نو ہو رہی تھی اور اس دوران کعبہ شریف کی عمارت کو سفید دیوار سے گھیر دیا گیا تھا کعبہ شریف کی چھت اتار دی گئی تھی اندر سے فرش بنیاد تک کھود دیا گیا تھا کیونکہ زمین کے اندر دیمک ہونے کا اندیشہ پیدا ہو گیا تھا جس سے عمارت کو نقصان پہنچ سکتا تھا۔ چنانچہ چھت اتار کر فرش بنیاد تک کھود دیا گیا تھا' اس کارروائی کے بعد کعبہ شریف کے فرش کے نیچے دیمک سمیت جراثیم کش دوائیں اور مصالے ڈال کر اندر کے حصے میں نیا فرش' دیواریں اور چھت کی تعمیر کی گئی۔ باہر کا حصہ جوں کا توں رکھا گیا۔ کعبۃ اللہ کے اندر کے حصے کی چھ ماہ تک تعمیر نو کے بعد ایک ماہ قبل باہر کی دیواروں کو جن سے عمارت کو گھیرا گیا تھا ہٹا دیا گیا اندر کی عمارت کا افتتاح ہو چکا ہے۔ اور مساجد سے متعلق عالمی کونسل کے ارکان کو بھی اندر داخل ہونے کی سعادت دی گئی۔ اور دروازہ کا تالا کھولنے کی سعادت حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کو حاصل ہوئی۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ اجلاس کے افتتاحی جلسے میں مساجد کونسل کے نمائندوں کی طرف سے اجلاس کو خطاب کیا' جس میں مملکت سعودی عربیہ کے شاہ اور خادم الحرمین شریفین جلالۃ الملک فہد بن عبدالعزیز کا پیغام ان کے بھائی جو امیر مکہ ہیں نے پڑھ کر سنایا۔ اجلاس کی صدارت عالمی کونسل برائے مساجد کے صدر اور عالم اسلام کی بعید ممتاز شخصیت شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے کی' رابطہ عالم اسلامی کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر صالح عبداللہ عبید نے بھی اجلاس سے خطاب کیا۔

سہ روزہ اجلاس ختم ہوا۔ جس میں دنیا بھر کی مختلف مساجد سے متعلق معاملات پر غور و فیصلہ کیا گیا رابطہ عالم اسلامی کے تحت مساجد سے متعلق یہ عالمی کونسل زبردست اہمیت کی حامل ہے۔ اجلاس کے بعد تمام مندوبین کی کعبہ شریف کی عمارت کی اندر سے زیارت کی سعادت حاصل کرنے کا موقع دیتے وقت دروازے کا تالا کھولنے کے لئے حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کو دعوت دی گئی اور اس مخصوص شیبی خاندان کے کلید بردار نے حضرت مولانا مدظلہ کو کلید پیش کی' حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی جو عالمی مساجد کونسل کے اجلاس میں خاص طور سے شرکت کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ (بشکریہ تعمیر حیات' لکھنؤ)

شادی میں دینے کے لئے ایک بہترین دینی تحفہ

تحفۂ دلہن

سسرال جانے والی بیٹی کو نصیحت

تالیف

عورت پر بیوی ہونے کی حیثیت سے اسلامی ذمہ داریاں صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور نیک عورتوں کی عملی مثالیں، شوہر کی اطاعت، عزت، خدمت اور شوہر سے محبت، نیک بیویوں کی صفات۔ میاں بیوی کے آپس کے جھگڑوں سے بچنے کی بہترین تدبیریں اور ساس، نند، دیورانی، جیٹھانی کی ناچاقیوں سے بچنے اور ہر گھر کی تمام پریشانیوں اور غموں سے نجات پانے کے بہترین نفسیاتی اصول، مفید ہدایات، بزرگوں کی نصیحتوں پر مشتمل ایک اہم کتاب ہے۔

دلہن ان ہدایات پر عمل کرے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہر گھر جنت کا نمونہ بن سکتا ہے اور دین و دنیا میں سرخروئی اور کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ اپنے قریبی بک اسٹال سے یا ہم سے براہ راست طلب فرمائیں۔

(۱) زمزم پبلشرز (۲) صدیقی ٹرسٹ

نزد پاکستان چوک، کراچی 74200 فون 2625708 | المنظر اپارٹمنٹ لسبیلہ چوک کراچی 74200 فون 7224292

گھر بیٹھے حاصل کرنے کے لئے 5863495

اکابرین امت پر قادیانی دجل کی مشقیں

محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

مرزا طاہر جس بات کو امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کا عقیدہ بتلاتا ہے امام ربانی اس عقیدہ کو کھلا کفر کہتے ہیں۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی اس عبارت پر مرزا طاہر کیوں دستخط نہیں کر رہا ہے۔ اپنا دین و ایمان ہے کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اسے کافر سمجھتا ہوں (مکتوبات ص ۱۰۳)

روزنامہ جنگ لندن کی ۱۲ ستمبر کی اشاعت میں مرزا طاہر کے سیکریٹری رشید احمد چودھری کا یہ بیان پھر سے شائع ہوا کہ قادیانیوں کے عقائد وہی ہیں جو پہلے بزرگوں کے رہے۔ قادیانی سیکریٹری نے اپنے اس بیان میں بھی پھر سے انہی بزرگوں کا نام لکھا جو اس سے پہلے بیان میں لکھ چکا تھا۔

رشید احمد چودھری کا یہ بیان کوئی پہلا بیان نہیں جس کی وضاحت کی جائے اور ان بزرگوں کی طرف منسوب بیان کی حقیقت کھولی جائے بارہا ان بزرگوں کی عبارتوں کی تشریح کی جا چکی ہے اور بتادیا گیا ہے کہ قادیانیوں کا ان بزرگوں کو اپنا ہم نوا جتلانا جھوٹ اور فریب ہے اور ان بزرگوں کے عقائد ہرگز وہ نہیں جس کا دعوی قادیانی سربراہ مرزا طاہر کر رہا ہے اور نہ ہی ان عبارات میں کوئی ایسا پہلو پایا جاتا ہے جس کی رو سے قادیانی عقیدہ کی تائید ہوتی ہو۔

مسٹر رشید احمد چودھری کا یہ ہی بیان آج سے تین سال قبل روزنامہ جنگ لندن کے مارچ کے شمارے میں شائع ہوا تھا راقم الحروف نے روزنامہ جنگ کو اس کا جواب بھیجا جو ۲۷ دن کے بعد کانٹ چھانٹ کر شائع کیا گیا اور اس بات کو شائع نہ کیا گیا جو اصل موضوع سے تعلق رکھتی تھی۔ پھر رشید احمد چودھری کا جواب الجواب روزنامہ جنگ کے ۱۹ جون ۱۹۹۳ء کے شمارے میں بڑی تفصیل سے شائع کیا گیا۔ مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ روزنامہ جنگ کے ادارتی احباب نے اس جواب کے آخر میں لکھ دیا کہ یہ بحث اب بند کر دی جاتی ہے۔ خدا جانے قادیانوں کے جواب کو آخری جواب کے طور پر شائع کرنا اور اس کے بعد اس بحث کو بند کر دینے میں جنگ کو کیا مجبوری پیش آگئی تھی اور وہ کونسی مصلحت تھی جس کی وجہ سے اہل اسلام کے موقف کو آخر میں شائع نہ کیا گیا۔ حیرانگی کی بات تو یہ ہے کہ رشید احمد چودھری نے اپنے جواب الجواب میں راقم الحروف کو مخاطب کیا اور اس کا جواب مانگا تھا مگر نامہ نگار (روزنامہ جنگ) جواب دینے والے کو جواب دینے سے روک رہا ہے۔ بہر حال راقم الحروف نے اس کا جواب باصواب جنگ کے نام روانہ کر دیا مگر روزنامہ جنگ نے اسے شائع کرنے سے معذرت کر لی۔ رشید احمد چودھری کے ان دونوں مراسلات کے جوابات ماہنامہ الہلال کے جون ۱۹۹۳ء اور اگست ۱۹۹۳ء کے شمارے میں شائع ہو چکے ہیں جس میں رشید احمد چودھری کی غلط بیانیوں اور ان کے دیئے گئے مغالطات کی حقیقت واضح کر دی گئی ہے ان سب کے باوجود رشید چودھری کی ڈھٹائی کا عالم یہ ہے کہ وہی بیان پھر سے جنگ لندن میں شائع کرایا اور روزنامہ جنگ نے اسے پھر سے شائع کیا اگر تین سال قبل یہ بحث بند ہی ہو چکی تھی تو روزنامہ جنگ کو یہ جنگ دوبارہ جاری کرنے کی کیا ضرورت پیش آگئی اس کی وجہ وہی بہتر جانتے ہوں گے۔

علاوہ ازیں (آج) ۱۹ ستمبر کی ڈاک میں رشید احمد چودھری کا وہی بیان (۱۲ جون ۱۹۹۳ء) ہمیں موصول ہوا بھیجنے والے نے اپنا نام و پتہ لکھنے کی جرأت نہ کی البتہ ڈاک پر لگی مہر لندن کی ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ مرزا طاہر کی طرف سے بھیجا گیا ہے یا ہم پر اس کے کسی مرید نے یہ کرم کیا ہے۔ حالانکہ اس مراسلے کا جواب ہم آج سے تین سال قبل شائع کر چکے ہیں جس سے قادیانی عوام بھی بے خبر نہیں ہیں۔ اگر بھیجنے والے صاحب اپنا نام و پتہ لکھتے تو ہم انہیں وہ جواب بھی بھیج دیتے۔

رشید چودھری نے جن بزرگوں کو اپنے مراسلات میں قادیانیوں کا ہم نوا جتلانے کی کوشش کی ہے ہم اس پر لعنۃ اللہ الکاذبین پڑھتے ہیں۔ یہ بیانات کھلا جھوٹ اور صریح دجل پر مبنی ہیں۔ ہم گذشتہ شمارے کے ادارتی صفحات میں بتلا چکے ہیں کہ ان بزرگوں کی جانب منسوب کئے جانے والے یہ عقائد ان پر تہمت اور بہتان ہیں۔ مفکر اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب دامت برکاتہم آج سے ۴۳ سال قبل ناقابل تردید دلائل کے ذریعہ ان بہتانات کو جواب تحریر فرما چکے ہیں۔ مرزا بشیر الدین کے دل میں کچھ بھی خوف خدا ہوتا تو وہ ۱۹۵۳ء میں ہی اپنی جماعت توڑ دیتا اور مسلمان ہو جاتا۔ سو آج مرزا طاہر میں ذرہ بھر حیاء موجود ہے تو اس کتاب کو متن بنا کر ساتھ ساتھ اس کا جواب پیش کرے۔

فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین

رشید احمد چودھری نے اکابر سلف کی جن عبارات سے اپنے عقائد پر استدلال کیا ہے اگر آپ ان عبارات کو اپنے سیاق و سباق کی روشنی میں دیکھیں تو قادیانیوں کی خیانت روز روشن سے زیادہ صاف ہو کر آپ کے سامنے آجائے گی لیکن کیا کیا جائے جن کا خمیر ہی کذب و دجل، فریب و بہتان سے بنا ہو اس سے انصاف اور سچائی کی توقع رکھنا عبث ہے۔

رشید چودھری کے اسی طرح کے ایک اور بیان کا جواب ہم گزشتہ شمارے میں دے چکے ہیں اور اس

میں ایک بزرگ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی تحریر کے حوالے سے بات کھول چکے ہیں۔ آیئے آج کی مجلس میں ایک اور بزرگ کی عبارت پر قادیانی دجل کی مشق دیکھیں۔

مرزا طاہر اور قادیانی علماء نے اپنی فہرست میں امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کا نام پہلے رکھا ہے ہم بھی اس کی پہلی خیانت کی قلعی کھولتے ہیں۔ مرزا طاہر کہتے ہیں کہ امام ربانی مجدد الف ثانی کا عقیدہ ہے کہ کمالات نبوت پانے والا نبی ہو سکتا ہے اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

مرزا طاہر کا یہ دعویٰ صریح جھوٹ ہے حضرت امام ربانیؒ نے ہرگز یہ بات نہیں کہی کہ کمالات نبوت پانے والا نبی ہو سکتا ہے اور نہ کبھی یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی سے نبوت مل سکتی ہے۔ اور یہ پیروکار نبی ہو سکتا ہے۔

حضرت امام ربانیؒ نے اپنے مکتوبات میں بہت سے مقامات پر کاملین امت کو کمالات نبوت ملنا بیان کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس بات کے کامل مصداق حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ تھے۔ اور ساتھ ہی آپ نے یہ بھی لکھا کہ انہیں نبی کا درجہ نہیں مل سکتا اور نہ انہیں نبی کہا جا سکتا ہے اس سے آپ بتلانا چاہتے ہیں کہ کمالات نبوت اور مقام نبوت میں جوہری فرق ہے۔

قادیانی حضرات امام ربانیؒ کے جس مکتوب سے یہ دھوکہ دیتے ہیں اسی مکتوب میں آپ نے بڑی صراحت سے لکھا ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ کمالات نبوت کی دولت پائے ہوئے تھے بلکہ کبار تابعین نے بھی اس سے وافر حصہ پایا تھا۔ کیا مرزا طاہر کا یہ عقیدہ ہے کہ سب صحابہ کرامؓ اور کبار تابعین نبی تھے؟ کیا انہیں نبی کہا گیا؟ اگر نہیں تو سوال یہ ہے کہ یہ حضرت امام ربانیؒ پر بہتان نہیں؟ اور کیا یہ کھلا دجل نہیں کہ مکتوب کے ایک حصہ کو اس کے سیاق و سباق سے الگ کر کے اسے امام ربانی کا عقیدہ بتایا جائے اور چند سطور بعد کی عبارت کو شیر مادر سمجھ کر پی لیا جائے؟ مرزا طاہر کا یہ دجل خود مرزا قادیانی کی زبان میں یہودیانہ خصلت نہیں تو اور کیا ہے؟

حضرت امام ربانی ایک اور مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص انبیاء کے تمام کمالات اپنے اندر جذب بھی کر لے تو بھی وہ نبی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو نبی کہنا آپ کے نزدیک ہرگز جائز نہیں آپ کی یہ تحریر قادیانیوں کے لئے ایک ضرب شدید ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

"کمل تابعان انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات بجہت کمال متابعت و فرط محبت بلکہ بمحض عنایت و موہبت جمیع کمالات انبیاء متبوعہ خود را جذب مے نمائند و بکلیت برنگ ایشان منصبغ مے گردند حتی کہ فرق نمے ماند درمیان متبوعان و تابعان الا بالاصالت و التبعیت والاولیت والآخریت مع ذلک ہیچ تابعے اگرچہ از متابعان افضل الرسل باشد برتبہ ہیچ نبی اگرچہ مادون انبیاء باشد نرسد لہٰذا حضرت صدیقؓ کہ افضل بشر است بعد از انبیاء سرے او ہمیشہ زیر قدم پیغمبری مے باشد کہ پایاں تر جمیع پیغمبراں است"۔ (مکتوبات امام ربانی ج ا ص ۲۴۸)

(ترجمہ) انبیاء کرام کی کامل اتباع کرنے والے کمال متابعت فرط محبت بلکہ اللہ تعالیٰ کی محض عنایت و موہبت سے اپنے متبوع انبیاء کرام کے جمیع کمالات کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں اور کلی طور پر ان کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں حتی کہ متبوع اور تابع میں اصالت اور پیروی اور اولیت اور آخریت کے سوا اور کوئی فرق باقی نہیں رہ جاتا۔ لیکن اس کے باوجود کوئی اتباع کرنے والا خواہ وہ حضور افضل الرسل (صلی اللہ علیہ وسلم) کی متابعت کرنے والوں میں سے ہی کیوں نہ ہو کسی نبی کے درجے تک نہیں پہنچ سکتا اگرچہ وہ سب سے چھوٹے درجے کا نبی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ جو انبیاء کے بعد افضل بشر ہیں ان کی انتہا اس پیغمبر کے مقام سے نیچے ہے جو سب سے نچلے درجے کے پیغمبر ہیں (عقیدہ الامت ص ۲۵۵)

امام ربانی حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں لکھتے ہیں:

لوازم کمالا تیکہ در نبوت درکار است ہمہ را عمرؓ داند اما چوں منصب نبوت بخاتم الرسل ختم شدہ است علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام بدولت منصب نبوت مشرف نگشت ......(مکتوبات امام ربانی ج ۲ ص ۴۳ مکتوب نمبر ۲۴)

(ترجمہ) کمالات نبوت جو نبوت کے لئے ضروری ہیں سب حضرت عمرؓ کو حاصل تھے لیکن چونکہ منصب نبوت خاتم الرسل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکا اس لئے حضرت عمر منصب نبوت کی دولت سے مشرف نہ ہوئے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت امام ربانیؒ کے نزدیک حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ اور سب صحابہ کرام "تابعین کبار رضی اللہ عنہم اجمعین نے کمالات نبوت سے بہت وافر حصہ پایا تھا مگر ان میں سے کسی کو نبوت نہ ملی اور نہ انہیں کسی نے نبی کہا اور نہ یہ نام انہیں دیا گیا۔ اس کے برعکس مرزا غلام احمد نے اپنے آپ کو نبی بھی کہا اور رسول بھی۔ اور فرشتہ کا بہ پیرایہ وحی آنا بھی بیان کیا۔ قادیانیوں نے اسے نبی کے نام سے پکارا۔ اور اس کے بارے میں نبی اور رسول ہونے کا عقیدہ رکھا۔ اور اس کے منکر کو باغی' حرامی' اور کافر تک کہہ دیا۔

اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ کمالات نبوت سے اگر کوئی نبی ہو سکتا تھا تو اس کے مستحق بدرجہ اولیٰ حضرت ابوبکر صدیقؓ ہوتے حضرت عمر فاروقؓ ہوتے حضرت عثمانؓ ہوتے حضرت علی المرتضیٰؓ ہوتے جن کی اتباع رسول امت میں ضرب المثل ہے اور جن کی پوری زندگی اتباع رسول کے رنگ میں کامل طور پر رنگی ہوئی تھی۔ جب یہ حضرات گرامی قدر اس نام سے مشرف نہ ہو سکے اور نہ امت میں سے کسی نے انہیں اس نام سے یاد کیا تو اس سے یہ بات کھل جاتی ہے کہ کمالات نبوت اور مقام نبوت میں زمین و

آسمان بلکہ اس سے بھی زیادہ کا فرق ہے۔

حضرت امام ربانی کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کمالات نبوت پالے اور پھر اسے نبوت میں شریک سمجھا جائے اور اسے نبیوں کے ساتھ برابر مانا جائے تو یہ عقیدہ کفر ہے آپ کا یہ فتویٰ قادیانی سربراہ مرزا طاہر کے مغالطات کے تابوت میں آخری کیل ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

"شرکت در نبوت و مساوات بانبیاء علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات کفر است"۔ (مکتوبات ج ۲' ص ۱۸۰ مکتوب نمبر۹۹)

(ترجمہ) "یعنی جو شخص کمالات نبوت پائے ہوئے ہو اس کا نبوت میں شریک ہو جانا اور انبیاء کے ساتھ برابری پر اتر آنا عقیدہ کفر کا ہے"۔

مرزا طاہر اور رشید چودھری کا دعویٰ کہ امام ربانی کے نزدیک کمالات نبوت پانے والا نبی ہو سکتا ہے۔ امام ربانی کی مذکورہ تحریرات کی روشنی میں قطعاً" غلط اور بے بنیاد دعویٰ ہے۔ قادیانیوں کے نزدیک ایسا شخص نبی ہو سکتا ہے جبکہ امام ربانیؒ کے ہاں یہ عقیدہ کفر ہے آپ ہی بتلائیں کیا امام ربانی اور قادیانی عقیدہ ایک ہے؟ کیا ان میں کوئی فرق نہیں؟ اگر فرق ہے اور ایمان و کفر کا فرق ہے تو آپ کے نام سے دھوکہ دینا کیا یہ دجل و فریب نہیں؟ سچ ہے جب کوئی شخص بے حیاء ہو جائے تو اس کے کرتوت وہی ہوتے ہیں جو اس وقت مرزا طاہر نے اپنا رکھے ہیں۔ اذا لم تستحی فاصنع ماشئت بے حیاء باش و ہرچہ خواہی کن اسی طرح حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ کا عقیدہ ختم نبوت بھی ہم بالکل شروع میں درج کر آئے ہیں:

"اپنا دین و ایمان ہے کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اسے کافر سمجھتا ہوں" (مکتوبات ص ۱۰۳)

کیا اس بیان میں کسی پہلو سے بھی کوئی ابہام ہے؟ ہم قادیانی عوام سے پھر ایک بار درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان حقائق کی روشنی میں غور کریں۔ اگر انہیں غور کرنے کی توفیق نہیں تو کم از کم اپنے لیڈر مرزا طاہر سے یہ سوال ضرور کریں کہ امام ربانی کے جب یہ عقائد ہی نہیں بلکہ آپ اس عقیدہ کو کھلا کفر فرماتے ہیں تو پھر آپ کو قادیانیوں کا ہم عقیدہ بتلانا جھوٹ' دھوکہ' فریب اور دجل نہیں تو اور کیا ہے؟ اور کیا اب بھی اس بات میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے کہ یہ لوگ وہ دجال اور کذاب نہیں جس کی خبر خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی امت کو دے دی تھی؟........

وما علینا الا البلاغ المبین

تبصرہ کتب

مبصر: مولانا محمد اشرف کھوکھر

نام کتاب : الہام نور

شاعر : یوسف شاہ یوسف

ناشر : السادات اکیڈمی السادات منزل گلی مسجد اہل حدیث مین بازار گرجاکھ گوجرانوالہ

قیمت : ۵۰ روپے

ضخامت : ۸۰ صفحات

نعت گوئی ہمیشہ سے عشاق رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا شیوہ رہا ہے' شعراء کرام ہمیشہ سے اپنے عشق رسولؐ کا اظہار اور سوز و گداز کو الفاظ کا جامہ پہنا کر اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتے چلے آئے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب "الہام نور" بھی ایک عاشق رسولؐ جناب یوسف شاہ یوسف صاحب کا ۰۷ نعتوں کا بے مثال مجموعہ ہے' جس کے لفظ لفظ میں خاصہ کائناتؐ سے سچی محبت اور بے پناہ عقیدت رچی بسی ہے۔ "الہام نور" کہنے کو تو نعتوں کا مجموعہ ہے مگر در حقیقت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے جناب یوسف شاہ یوسف صاحب کی قلبی وابستگی کا عکس جمال ہے ایک شعر ملاحظہ ہو۔

ثانی نہیں ہے کوئی رسالت مآبؐ کا
شاہد ہے ورق ورق خدا کی کتاب کا

○ "الہام نور" نعتیہ کلام میں یقیناً" ایک بہت عمدہ اضافہ ہے' جو قارئین کے ایمان کی پختگی میں (انشاء اللہ) مزید اضافہ کا باعث بنے گا۔

○

نام کتاب : مرزا قادیانی کی کہانی سوالات کی زبانی

مرتب : قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

ناشر : مکتبہ النور مدینہ جامع مسجد صدیق اکبر (محلہ صدیق آباد) اپر چھنی مانسہرہ' سرحد

قیمت : ۱۵ روپے

زیر نظر کتاب مرزائیت پر ایک سو تیرہ سوالات اور جوابات پر مشتمل ہے۔ امیر مرکزیہ خواجہ خان محمد مدظلہ العالی اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی تقاریظ نے اس مختصر مگر جامع کتاب کی افادیت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ فتنہ قادیانیت کے متعلق نہایت ہی اہم' عام فہم سادہ مگر مفید سوالات و جوابات کا مطالعہ ہر خاص و عام کے لئے یکساں مفید ہو گا۔

○

نام کتاب : جواہر اسلام

ترتیب : قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

ضخامت : ۱۱۲ صفحات

ناشر : مکتبہ النور مدینہ جامع مسجد صدیق اکبر محلہ صدیق آباد (اپر چھنی) مانسہرہ

قیمت : درج نہیں

زیر تبصرہ کتاب میں اہل سنت والجماعت کے تینوں مکاتب فکر کے جید علماء کرام کے

صدقہ مسائل کے جوابات دلچسپ انداز میں دیئے گئے ہیں۔ نماز' روزہ' حج' زکوۃ جیسے عنوانات کی دس دس پہیلیوں کی شکل میں سوالات اور جوابات عوام کے لئے بالخصوص طلباء و طالبات کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

○

نام کتاب : پیغمبر انقلاب ﷺ

ترتیب : قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

ناشر : مکتبہ انور مدینہ جامع مسجد صدیق اکبر محلہ صدیق آباد (اپر چھتی) مانسہرہ

ضخامت : ۷۲ صفحات

قیمت : ۳۰ روپے

زیر نظر کتاب حضرت مولانا ضیاء الرحمان فاروقیؒ کی ایک علمی تقریر ہے جو انہوں نے ۱۴ اگست ۱۹۹۵ء کو بعد نماز ظہر مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں "پیغمبر انقلاب کانفرنس" میں ایک عظیم اجتماع کے سامنے کی تھی۔ نوجوان نسل کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔

نام کتاب : نجم الاسلام (المعروف اسلام کا چاند)

ترتیب : سید محمد شیراز حسین شاہ (ایم-اے-بی ایڈ)

ناشر : مکتبہ انور مدینہ جامع مسجد صدیق اکبر محلہ صدیق آباد (اپر چھتی) مانسہرہ

ضخامت : ۸۸ صفحات

قیمت : ۴۰ روپے

زیر نظر کتاب مختلف اصلاحی مضامین پر مشتمل ہے جس میں "حسد کی بیماری" مسلمانان عالم کا اتحاد و یکجہتی' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات طیبہ پینے میں' اللہ اور رسول کی پیاری پیاری باتیں' قرآنی معلومات اور مناجات مقبول جیسے مضامین قابل ذکر ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر خاص و عام کے لئے یکساں مفید ثابت ہوگا۔ (انشاء اللہ)

○

نام کتاب : اہل جنت اہل سنت

مرتب : قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

ناشر : مکتبہ انور مدینہ جامع مسجد صدیق اکبر محلہ صدیق آباد (اپر چھتی) مانسہرہ

ضخامت : ۳۲ روپے

ضخامت : ۲۵ صفحات

زیر تبصرہ ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے جس میں مرتب موصوف نے اللہ کے دوستوں کی چالیس نشانیاں اور شیطان کے دوستوں کی چالیس نشانیاں قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کی ہیں۔ عام فہم اور سلیس الفاظ کا استعمال قارئین کی دلچسپی کو بڑھاتا ہے۔ ہر خاص و عام کے لئے اس کتاب کا مطالعہ یکساں مفید ہوگا' طالب علم اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔

بقیہ : مجلس کی خدمات

مقدمات دائر کرائے تھے الحمدللہ اللہ تعالی نے کامیابی سے ہمکنار فرمایا ان کی پیروی بھی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کی اور حال ہی میں جنوبی افریقہ سے مسلمانوں کو فتح ہوئی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کے علاوہ جو گراں قدر خدمات سرانجام دی وہ وقتاً "فوقتاً" سامنے آتی رہتی ہیں اور اب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سامنے چند درج ذیل اہم مقاصد ہیں جن میں مسلمانوں کا تعاون شامل حال ہونا بہت ضروری ہے۔

○ جو افراد قادیانیوں کی ارتدادی مہم کا شکار ہوگئے ان کو واپس اسلام کی طرف لاکر رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ کرنا۔

○ یورپین ممالک میں قادیانی اپنا پورا زور لگاکر کام کررہے ہیں اس کے مقابلہ میں مبلغین ختم نبوت کو وہاں روانہ کرنا اور تاکہ منکرین ختم نبوت کی سرکوبی ہو۔

○ پوری اسلامی دنیا میں قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانا اور ملک پاکستان اسلام کے نام پر قائم کیا گیا اس میں ارتداد کی شرعی سزا کا نافذ کرنا اور اس پر عمل درآمد کرانا اور اس کے ساتھ روس سے آزاد ہونے والی اسلامی ریاستوں میں قادیانی گمراہ کن عقائد کی تبلیغ کی کوشش کررہے ہیں ان کی روک تھام کے لئے کام کرنا الحمدللہ اسلامی ریاستوں میں قرآن مجید کے [illegible] عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کثیر اخراجات کرکے وہاں [illegible] تقسیم کئے اور تاحال کام جاری ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اپنے نیک مقاصد میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

ہفت روزہ "ختم نبوت" انٹرنیشنل

ہفت روزہ "ختم نبوت" انٹرنیشنل خالصتاً" تبلیغ دین اور عقیدہ ختم نبوت کا علمبردار ہے اس لئے اس کی زر تعاون مناسب رکھی گئی ہے تاکہ کسی فرد پر بوجھ بھی نہ ہو اور رسول آخرین ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ میں بآسانی حصہ بھی لے سکیں۔ امید ہے آپ ہفت روزہ "ختم نبوت" کو پسند فرمائیں گے اور مفید مشوروں سے بھی نوازیں گے۔

"ختم نبوت" کا خود مطالعہ کریں اور اپنے احباب کو ترغیب دے کر خود بھی ممبر بنیں احباب کو بھی ممبر بنائیں' مالی طور پر ہفت روزہ "ختم نبوت" کو مستحکم بنانے کے لئے تجارتی اداروں کو اشتہار دینے کی ترغیب دیں۔

(نوٹ) ایجنسی لینے والے احباب کو خصوصی رعایت دی جائے گی۔ (ادارہ)

نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

یوسف شاہ یوسف

ثانی نہیں ہے کوئی رسالت مآبؐ کا
شاہد ہے ورق ورق خدا کی کتاب کا

سرکار کے خرام نے بخشی وہ روشنی
ہر نقش پا پہ گزرا گماں آفتاب کا

عکس جمال سید کونینؐ کے طفیل
آئینہ ہم مثال ہوا مہتاب کا

وابستہ ہوگیا ہے جو عشق رسولؐ سے
ہوگا نہ اس کو حشر میں کھٹکا عذاب کا

سجدہ کیا جو خاک دیار حجاز پر
رتبہ ہوا بلند جبین خراب کا

اس نعت دل پذیر کا یوسف اک ایک شعر
ایسا لگے ہے پھول ہو جیسے گلاب کا

پیغام

جاوید جعفری وزیر آبادی

مرزائی عقیدے کو قضاء نیند سلادو
ذرا پیار سے امت بھی محمدؐ کی جگا دو

جس قوم سے خوشبوئے محمدؐ نہیں آتی
اس قوم کے ہر فرد کو آتش میں جلا دو

جو محمدؐ کی ہو منکر مرزے کی وفادار
وہ نسل بھی مرزائی کی دنیا سے مٹا دو

اب ختم نبوت کا علم ہاتھ میں لے کر
عقیدت سے محبت سے وفا خوب نبھا دو

تکبیر و رسالتؐ و حیدرؓ کا ہے نعرہ
بے دین مذاہب کو یہ پیغام سنا دو

پرچار ہو مرزے کا اگر گھر میں کسی کے
تم عشق محمدؐ سے وہ بنیاد ہلا دو

اب وہ وقت عمل ہے ذرا غور سے سن لو
ہو ڈش جو مرزاازا میں تو اس کو بھی گرا دو

جاوید ذرا دیکھ یہ بدبخت ہیں کتنے
مرزے کو پیغمبر کہیں گولی سے اڑا دو

REGD. NO. SS 160

ہفت روزہ ختم نبوۃ

دنیا بھر میں

آپ کے

تجارتی و کاروباری

تعارف کا موثر ذریعہ

اشتہار چھوٹا ہو یا بڑا، رنگین ہو یا بلیک اینڈ وہائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

ہزاروں افراد کی نظر سے گزرتے اور انمٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں

○ آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

○ ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہوگا جو بروز حشر شافع محشر ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت، معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے

ہفت روزہ ختم نبوۃ

پڑھئے اور دوسروں تک بھی پہنچائیے

سودی لین دین والوں سے معذرت

مزید معلومات کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایم-اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340